੧ ੴ ਸਤਿਗੁਰਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

دیوان نانک شاہ

(یعنی ترجمہ سکھمنی صاحب بزبان فارسی)

یہ اس قلمی نسخہ کی درست شدہ نقل ہے۔ جو فرانس کے قومی کتبخانہ واقع پیرس میں موجود ہے

جسے

سردار گنڈا سنگھ سکھ ہسٹری ریسرچ سکالر نے

سکھ ہسٹری ریسرچ ڈیپارٹمنٹ خالصہ کالج امرتسر کیلئے شائع کیا

وزیر ہند پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام سردار لکھبیر سنگھ پرنٹر طبع ہوا

جنوری ۱۹۲۱ء میں پیرس میں اپنے مختصر قیام کے دوران میں سرمد کاشانی کی رُباعیات کے قلمی نسخہ کی تلاش کے خیال سے مَیں فرانس کی قومی لائبریری

Bibliotheque Nationale, Paris,

میں گیا۔ قلمی نسخے کی فہرست کو دیکھتے دیکھتے میری نظر دیوان نانک شاہ پر پڑی۔ اس کتاب میں دلچسپی ہو جانے کی وجہ سے مَیں نے لائبریرین سے اسکے دیکھنے کی التماس کی۔ اور مَیں نے اس میں سے چند اشعار کی نقل لے لی۔ جب میں ہندوستان کو واپس لوٹا تو مجھے معلوم ہؤا کہ یہ سکھوں کے مقدّس کلام سُکھمنی صاحب کا منظوم فارسی ترجمہ ہے +

مَیں نے اپنے بھائی سردار سُندر سنگھ مجیٹھیہ سے کہا اگر آپ اس کتاب کو سکھ قوم کے لئے کچھ مفید خیال کرتے ہوں۔ تو اس کی مکمّل نقل منگوالیں۔ مگر اسکا کوئی خاطرخواہ انتظام نہ کیا جا سکا +

اسکے آٹھ سال بعد ۱۹۲۹ء کے آغاز میں میں پھر پیرس گیا۔ اور ماہ مئی میں خود دیوان نانک شاہ کی نقل کی۔ بعدہٗ اس جلدی میں لکھی گئی نقل کو میں نے صاف کر کے نستعلیق میں لکھا۔ اور پھر فارسی نسخہ کی متعدد غلطیوں کو دُور کرنے کیلئے میں نے اپنی نقل کا اصل گورکھی سکھمنی صاحب کے ساتھ مقابلہ کیا۔ ان متعدد غلطیوں کا ذمہ وار کاتب ہے جسکی واقفیت کی کمی کا اندازہ اس بات سے لگ جاتا ہے۔ کہ اس نے "ہر بند" کے مقطع میں "نانک" کی جگہ "نایک" لکھ دیا ہے۔ اگرچہ پیرس کی لائبریری کا نسخہ بہت خوشخط لکھا ہُوا ہے۔ لیکن وہ اصل نسخہ جس سے پیرس والے نسخہ کی نقل کی گئی ہے۔ خط شکستہ میں معلوم ہوتا ہے اسلئے کاتب سے یہ خامیاں ظہور پذیر ہوئیں۔ بعض اوقات محض ایک نقطہ کے بے محل استعمال نے کافی پریشانی کر دی۔ لیکن میں نے ان تمام غلطیوں کو اصل گورکھی سے مقابلہ کر کے دُور کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ اب غلطی کا بہت کم اندیشہ رہ گیا ہے +

اس نسخہ کی تاریخ کے متعلق ہمیں اس سے زیادہ کچھ علم نہیں کہ اسے کرنل پولیر صاحب اٹھارویں صدی عیسوی کے اختتام میں ہندوستان سے فرانس لائے۔ اور پیرس کی قومی لائبریری کو بطور ہدیہ پیش کیا۔ اور یہ Recueil de poesies mystiques. Persian. Polier 23. کے زیر عنوان ۱۶ اگست ۱۸۷۵ء کو فہرست کتب میں درج ہوئی +

میں نے اس نسخہ کی اپنی پہلی نقل پیرس کی قومی لائبریری کو بھیجدی۔ اور اسکی صاف نقل ہندوستان کو بھیجی کہ جس سے یہ موجودہ لیتھو ایڈیشن طبع کیا گیا ہے

میری نظر میں اس نسخہ کی اہمیت اسکے درست ترجمہ اور زبان کی فصاحت میں نہیں بلکہ اس بات میں ہے۔ کہ یہ نسخہ اس پہلی کوشش کا نتیجہ ہے۔ جو سکھوں کی مقدس کتب کا غیر زبانوں میں ترجمہ کرنے کے لئے کی گئی ہے۔

اس نسخہ میں تاریخ اختتام کتابت یا مترجم کا نام کچھ بھی درج نہیں۔ اور جب تک اس نسخہ کی کوئی اور نقل ہندوستان میں دستیاب نہ ہو جائے اِن امور کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا۔

میرے خیال میں ہم یہ نسخہ بھائی نندلال صاحب کے نام منسوب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی شاعرانہ خوبیاں اس نسخہ کے معیار سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اور اسی بنا پر نہ ہی ہم اسے دسم پادشاہ (گورو گوبند سنگھ) مصنف ظفرنامہ کے نام نامی سے منسوب کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ نسخہ گورو صاحب اور بھائی نندلال کی زیر نگرانی لکھا گیا ہو۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جاوے تو ضروری ہے کہ بوجۂ اشتغالِ جنگ وہ اِسکی اصلاح نہیں کر سکے۔ بدیں وجہ میں اس خیال کی طرف مائل ہوں۔ کہ یہ کسی ایسے سکھ معتقد کی محنت کا نتیجہ ہے۔ کہ جو اصلی گورمکھی سکھمنی صاحب کے مطالب و معانی سے تو بخوبی واقف تھا۔ اور ایک حد تک فارسی و عربی ذخیرہ الفاظ سے بھی آشنا تھا۔ لیکن ان ہر دو زبانوں کے

شاعرانہ اور صرف و نحو کے اصولوں سے واقف نہ تھا ۔

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ یہ کسی مسلمان کی تحریر ہو ؟ مگر یہ غیر اغلب ہے۔ کیونکہ وُہ اصلی مطالب و معانی کا اتنا ماہر نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ اور نہ ہی وہ فارسی کی طرزِ تحریر سے اسقدر ناواقف ہوسکتا ہے ۔

بہت کم حالات میں اصل ہندی الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ اشٹپدی ۱۲-۲ میں جنجال ۔

اگرچہ یہ ترجمہ آزاد سا نظر آتا ہے ۔ پھر بھی یہ بہت حد تک اصل کے مطابق ہے ۔ یہ مطابقت اس امر پر دال ہے کہ مترجم نے متن کا بذاتِ خود مطالعہ کیا تھا۔ یا کسی نے متن کے سمجھنے میں اس کی مدد کی ہے۔ مترجم اہلِ تصوف و اہلِ فقہ کی اصطلاحات سے واقف نظر آتا ہے۔ پھر بھی کہیں کہیں ہندی اصطلاحات نظر آتی ہیں ۔

ہم یہ خیال نہیں کرسکتے کہ شہزادہ داراشکوہ نے یہ ترجمہ فارسی میں کروایا ہو۔ اگرچہ اس کو اپنے بزرگ اکبر اعظم کی طرح غیر مذاہب کے تعارف کا بے حد شوق تھا۔ اور اس نے اپنشدوں وغیرہ کو فارسی لباس پہنایا۔ اگر شہزادہ موصوف نے یہ ترجمہ کروایا ہوتا۔ تو اس کا علمی معیار کہیں بہتر ہوتا۔ یہ ترجمہ باوجود نقائص کے طبع کرنے کے قابل خیال کیا گیا ہے ۔

مگر اس کی طباعت اس کو صرف عدم سے بچانے کی غرض سے ہی نہیں کی گئی۔ بلکہ مترجم کی محنت اور عقیدت کو مدِ نظر رکھکر کی گئی ہے۔ خدا جانے زمانہ کب اس کے مصنّف اور تاریخ ترجمہ کا اِنکشاف کرتا ہے ؀

نسخۂ پیرس کی غلطیوں کو فٹ نوٹوں کی صُورت میں دے دیا گیا ہے۔ شکیہ الفاظ کو اصل حالت پر ہی رہنے دیا ہے۔ فٹ نوٹوں میں .P.M سے مُراد Paris Manuscript (نسخۂ پیرس) اور .O.S سے مراد Original Sukhmani (اصل سُکھمنی) کی ہے ؀

پہلے خیال تھا کہ نسخۂ پیرس کو صرف ایسی دُرستیوں کے ساتھ شائع کر دیا جائے۔ جو صاف صاف نظر آتی ہوں۔ غلط متن کو فٹ نوٹوں میں دے دیا جاوے۔ اور ساتھ ہی شکیہ غلط متن کو جُوں کا توں ہی رہنے دیا جائے۔ اور اصل گورمکھی سکھمنی سے مقابلہ کر کے دُرست الفاظ کو فٹ نوٹوں میں دے دیا جاوے ؀

بدقسمتی سے کاتب کی لاپرواہی سے (جو لیتھو میں کمپوزیٹر کی جگہ ہوتا ہے) یہ تسلّی بخش طور پر سرانجام نہ ہو سکا۔ مگر امید واثق ہے کہ اس کا موجُودہ متن کی اہمیت پر کوئی خاص اثر نہ ہوگا۔ کیونکہ اغلاط کو فٹ نوٹوں میں دے دیا گیا ہے ؀

یہ نظر آئے گا۔ کہ اکثر حالات میں جہاں اصلاح کی گئی ہے۔ اس بات کا خیال رکھا گیا ہے۔ کہ اُسے دُرست کردہ الفاظ کے قریب قریب رکھا جاوے۔ جن کا کاتب کی لاپرواہی سے غلط ہو جانے کا احتمال تھا۔

وزن اور صرف ونحو کی غلطیوں کو دُرست کرنے کی تقریباً کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ مگر جہاں تھوڑی سی ہی تبدیلی سے اصلاح ہو سکتی تھی کر دی گئی ہے۔ ورنہ ان تمام غلطیوں کو درست کرنے کا کام نئے سرے سے کتاب لکھنے کے برابر تھا۔

ناشرانِ کتاب ہذا پیرس کی قومی لائبریری کے مرہونِ منت ہیں کہ انہوں نے انہیں اس کی اشاعت کی اجازت فرمائی ہے۔ یہاں ہم مذکورہ لائبریرین صاحب کے سارٹیفکیٹ کی نقل دیتے ہیں :-

"میں ای بلوشے قومی لائبریری کے قلمی نسخوں کے سیکشن کا لائبریرین اس امر کی تصدیق کرتا ہوں۔ کہ سردار امراؤ سنگھ شیرگل نے قومی لائبریری کے دیوان نانک شاہ کے نسخہ نمبر ۶۹۲ کی نقل لی ہے۔"

دستخط

ای بلوشے

قلمی نسخہ کے اندرونی ورق پر مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہوا ہے :-

Recueil de poesies mystiques
Persan,
Potier 23,
Volume de 55 Feuillete.
16 Aout, 1875

یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ نسخہ فارسی صوفیانہ نظموں کے زیر عنوان ہے۔ اور کرنل پولیر کی فراہم کردہ اشیاء میں سے موصول شدہ اشیاء کی فہرست کے تیئیسویں ۲۳ نمبر پر ہے۔ نیز اس کے پچپن ۵۵ صفحے ہیں اور یہ نسخہ اس لائبریری میں ۱۶ اگست ۱۸۷۵ء کو داخل ہوا۔

کرنل پولیر کے اسے ہندوستان سے لانے کے متعلق جو واقفیت لائبریرین صاحب نے ایڈیٹر کو زبانی بہم پہنچائی۔ وہ اسی دیباچہ میں کسی اور جگہ دی جا چکی ہے +

وہ نسخہ جو پیرس سے نقل کر کے لایا گیا تھا۔ خالصہ کالج لائبریری امرت سر کے قلمی نسخوں کے سیکشن میں داخل کر دیا گیا ہے +

امرتسر۔ مئی ۱۹۳۵ء

امراؤ سنگھ شیر گل

ੴ
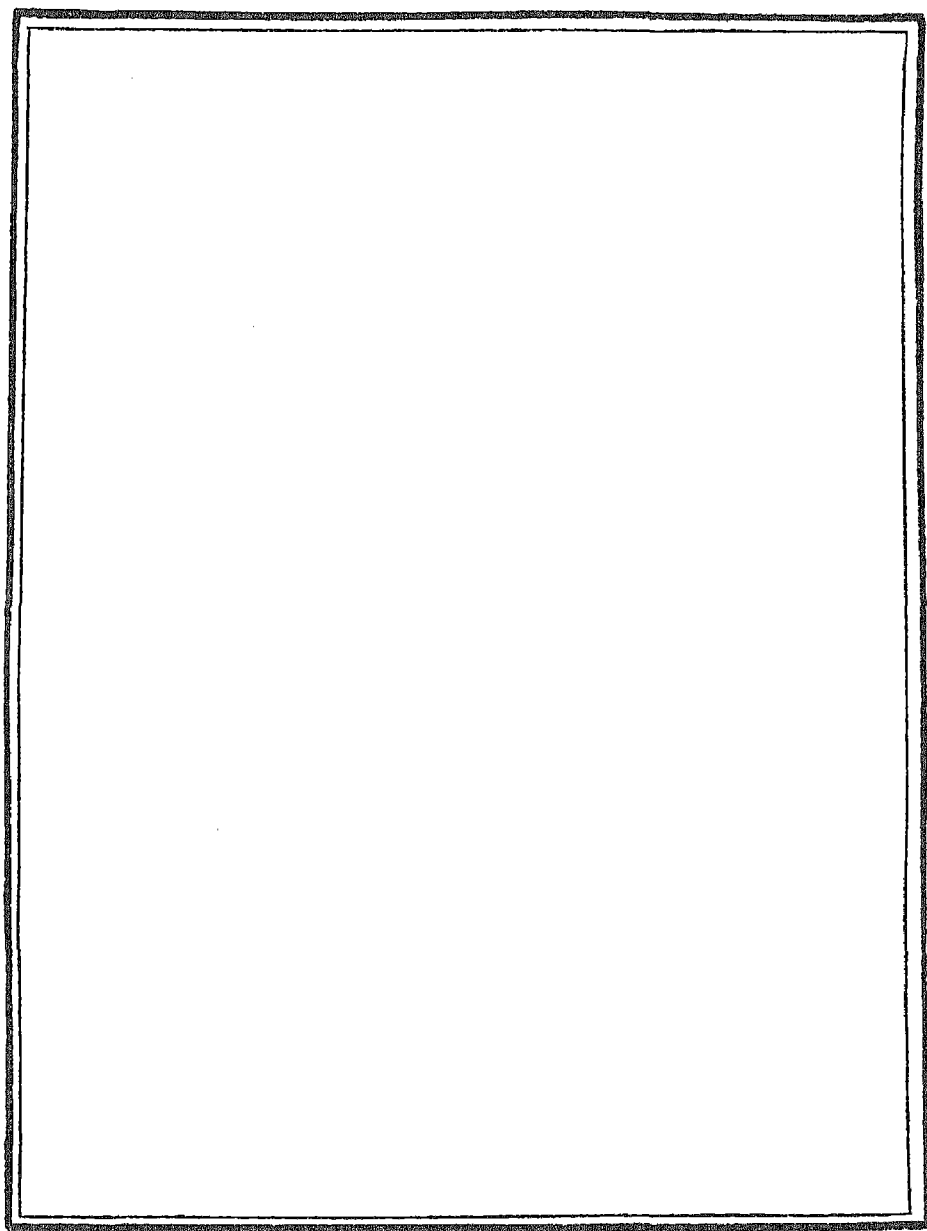
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلوک

سجدہ کنم پیر را اوّل و آخر جہان
مرشد را سجود تا دم ایں زندہ جان

یادِ تو از یادِ تو یابم سرور
از دلِ من غم دنیا باد دور

یاد کنم آنکہ بجز و واحد است
یاد کناں نامِ تو بس بیعد است

مصحف و انجیل و توریت ہم
گشت بیک کلمۂ نامت تمم

یکدم کس در دل خود کرد یاد
وصفش کردن نتواند عداد

خواہش دیدار تو یک ہر کرا
تا نانک ہم خواہش مارا ہوا

نامِ تو در کامِ من آرامِ من
یادِ تو اورادِ صبح شامِ من

۱-۱

یادِ خدا داد نجات از وجود	یادِ خدا دردِ ترزع را ربود
یادِ خدا مار رہاند زچنگ	یادِ خدا دشمن را سر بسنگ
یادِ خدا ہیچ غمت ناورد	یادِ خدا صبح سعادت دمد
یادِ خدا ہیچ نترسایدت	یادِ خدا رنج فروسایدت

یادِ خدا صحبتِ مردِ خدا
کردغنی نانکِ حق دوست را

۲-۱

یادِ خدا دولتِ جاوید داد	یادِ خدا عقل فزاید زیاد
یادِ خدا آنکہ خدا را پرست	یادِ خدا داد دوئی را زدست
یادِ خدا موقع شدِ دل نشیں	یادِ خدا حضرتِ حق برگزیں
یادِ خدا نیکی در دل نہاد	یادِ خدا میوۂ مقصود داد

یادکند کس زخدا رحم یافت
نانک پابوسی آنزا سزاست

۳-۱

از چنگ مار

لہ یعنی یادِ خدا از صحبتِ مردِ خدا

یادِ خُدا رُتبۂ عالی بود — باطنت از عصیاں خالی بود

یادِ خُدا حرص و طمع کم کند — یادِ خدا بر ہمہ عالم کند

یادِ خدا ہَول نہ آرد ترا — یادِ حق امید برآرد ترا

یادِ خدا پاک ز آلودگی — آبِ حیات دہد آسودگی

یادِ خدا وردِ زبانِ حق پرست
نانک در بندگیش کمر بست

۱۰۴

یادِ خدا صاحبِ نعمت کند — یادِ خدا شکر سلامت کند[۱]

یادِ خدا ہر کہ کند مُقبل است — یادِ خدا شیوۂ صاحبدل است

یادِ خدا نشود محتاج کس — یادِ خدا باشد سردار بس

یادِ خدا کردن خورسندگی است — یادِ خدا کردن خوش زندگی است

یاد کسی کرد کہ لطفش بروست
نانک از خاکِ درِ کوئی اوست

[۱] پریم قلمی نسخہ میں "شکر سلامت" درج ہے اُسکی بجائے "صاحب عزت" مطابق سکھمنی صاحب صحیح ہے ۔
O.S.

یادِ خدا هر که کند محسن است
یادِ خدا هر که کند مومن است

یادِ خدا هر که کند سرخرو است
یادِ خدا هر که کند نیک خو است

یادِ خدا هر که کند شد نجات
یادِ خدا هر که کند پاک ذات

یادِ خدا هر که کند منعم است
یادِ خدا هر که کند محرم است

کام روائی بجهان متقی است
یادِ خدا نانک طالع قوی است

۶ - ۱

یادِ خدا ساخته کارت شود
یادِ خدا کن نه خسارت شود

یادِ خدا هر که کند با خداست
یادِ خدا روئی تو چون گل نماست

یادِ خدا پائی قیامت گرفت
یادِ خدا غنچهٔ مرادت شگفت

یادِ خدا داد ز هاتف سروش
یادِ خدا را ز دل و جان بکوش

یاد کسی کرد که رحمت خدا
نانک در سایهٔ او کرد جا

۷ - ۱

یادِ خدا زاہد را سجود — یادِ خدا کردن مصحف نمود
یادِ خدا عابد عارف سخا — یادِ خدا کردن[1] بہ عالم نما
کردن حق یاد زمین ساکن است — یادِ خدا دار بجاں تا تن است
یادِ خدا باطن صورت ہموں — یادِ خدا کردن بیچوں چگوں

رحمتِ حق یادِ خدا ہر کرا
نانک مرشد او دشش رہنما

۱۰۸

سلوک

ای زمسکیناں و درد در[2] منداں غمگساری بیکساں را کس توئی
در پناہت آمدہ نانک خدایا ہمرہ و وارث توئی

جائیکہ پدر و مادر و فرزند نیست — نامِ خدایا حضرت چند نیست
جائیکہ سیاہی[3] مرکب شد سیاہ — نامِ خدا حفظِ امانت پناہ

۱ "کرد" زیادہ صحیح ہے ۲ قلمی نسخہ میں "درد" کا دال رہ گیا ہے ۳ یہ مصرعہ غلط ہے اسکی بجائے "جائیکہ سیاہی مرگ کند تباہ" زیادہ

جائیکہ زاشکال بُود پُرحذر		نامِ خدا میکندت بے خطر
آنکہ کفارت دہی از صد ہزار		نیست نجاتت مگر از کردگار

مرشد چوں راہِ ہدایت نمُود نانک از شادیٔ اویافت سُود	۱-۲

شاہجہاں جُملہ شود دردمند		نامِ خدا یاد کند ارجمند
آنکہ بزنجیر شود صد ہزار یعنی بصد ہزار زنجیر		نامِ خدا یاد کند رستگار
دَولت ہر چند نباشی تو سیر		سیر شوی نامِ خدا را بگیر
در ہر رہ کہ تو تنہا روی		نامِ خدا گیر کہ ہمرہ شوی

نامِ خدا را تو ہمیشہ بخواں نانک از مُرشدِ مُرشد راہ داں	۲-۲

آنکہ رہائی نہ زلشکر شود		نامِ خدا گیر د قادر شود
بس کہ زآسیب جہانست گرد		نامِ خُدا پُشتیٔ ہر پُشت کرد

بسکہ چو سبزہ ز زمیں رستۂ
نام مقتدر کن پیوستۂ

آنکہ ز آلودگی آغشتہ سر
نامِ خدا گیر بشو پاک تر

نامِ چناں ذکرِ دلِ خویش گیر
نانک ایں مایۂ درویش گیر

۲-۳

رہ کہ شمارش نبود ہیچ راہ
نامِ خدا توشہ ہمراہ خواہ

رہ کہ ضلالت کندش تیرہ گوں
نامِ خدا روشنیت شد فزوں

رہ کہ دراں راہ نہ کس آشناست
نامِ خدا آنجا ہمرہِ شماست

آنکہ زبس تابشِ خور کرد گرم
نامِ خدا سایہ بود برسرم

آنکہ زبس تشنگیش خشک لب
نامِ خدا نانک سازد رطب

۲-۴

عابد را نامِ خدا مایۂ
مردِ خدا را ز خدا سایۂ

نامِ خدا عابد را شد پناہ
نامِ خدا کرد بسے بیگناہ

وصفِ خدا مردِ خدا میکند
نامِ خدا داروئی جاں میکند

نامِ خدا مردِ خدا را غنی
حق چناں داد بآدم نہی

ظاہر و باطن کہ بدل جاں یکیست
نانک آں را نہ بخاطر شکیست

۲-۵

نامِ خدا شادی دہ سامع است
نامِ خدا سیر کناں[1] طامع است

نامِ خدا حُسن دہد دل پسند
نامِ خدا ہیچ نیارد گزند

نامِ خدا بزرگ و سالم کند
نامِ خدا نیکیٔ عالم کند

نامِ خدا راحتِ مردِ خدا
نامِ خدا یاد[2] نہ گردد جُدا

مردِ خدا میل کند با خدا[3]
نانک حق دوست پرستش خدا

۲-۶

نامِ خدا مردِ خدا را متاع
نامِ خدا مرد خدا را شفاع

نامِ خدا راست حراست خدائے
نیست بجبز نامِ خدا ہیچ جائے

۱؎ P.M قلمی نسخہ "سیر کناں"۔ S.O. سکھمنی صاحب "سیر کن" ۲؎ P.M قلمی نسخہ "یاد"۔ S.O. سکھمنی صاحب "یار" ۳؎ P.M قلمی نسخہ "حدا"۔ S.O. سکھمنی صاحب "خدا"

مردِ خدا هر که بود با خداست
زانکه بهرحال دلش با خداست

روز و شب مردِ خدا ذکر خواں[1]
عابد در بندگیش بے نہاں

راست عبادت که نجات آورد
نانک با مردِ خدائے[2] آورد
۷-۲

سیلِ فنا در گذر از نام اوست
مطلبِ دارین چه خواهی ازوست

از همه عالیست اسمِ خدا
سامع را بخشش از دلِ رُبا

وصفِ خدا مردِ خدا در دل است
مردِ خدا دُور ز هر مشکل است

سعد بود صحبتِ مردِ خدا
مردِ خدا کرد عبادت خدا

نام برابر نه دگر هیچ چیز
نانک از مرشد ایں یافت نیز
۸-۲

سلوک

بسی کتاب و نسخه تمام دید و شنید
هیچ نیامد سر بسر نام نانک رسید

[1] قلمی نسخہ میں حواں لکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ نقطہ رہ گیا ہے [2] قلمی نسخہ میں "خدات" میں "ت" ندارد ہے

نسب نجابت و فضیلت تمام
عالِم از علمِ خدا ذوالکرام[1]

بسکه عبادت و ریاضت کشید
از همه پرهیز و صحرا گزید

زهد بسے محنت از اختراع
خیر کند آنچه بود در متاع

از تنِ خود پارچه سازد چنیں
صایم هر روز کند بالیقیں

همرِ اسم بود دلپذیر
نانک از مرشد یک نام گیر

۱-۳

سیر و سیّاحی و گیتی نورد
از دلِ غم کرده بسے زهد کرد

آتش سوزاں کند از سوزِ جاں
اسپ زر و ارض تصدّق کناں

زود کند صاف ز بونی هنر[2]
ترک ز حیوانی صایم دهر

پرچه پرچه کند از خویشتن
تا هم آلوده از ما و من

هیچ نسنجید با سمِ خدا
مرشد شد نانک ایں رهنما

۲-۳

[1] قلمی نسخہ میں ذوالجلال لکھا ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے [2] یہ مصرعہ غلط معلوم ہوتا ہے سکھمنی صاحب کے مطابق "زود کند صاف ز بونی هنر" صحیح ہے ۔

حسب ارادت کہ مُرادت شود
فکر کند ہر چہ بہ لیل و نہار
برتنِ خود گرچہ ریاضت کند
ز آب بشویند تن تا مدام

بوئ گماں کے ز دماغت رود
غشِ دلت از تنِ ناشُستِ یار
کامِ دلت تلخ نہ شیریں چشد
پاک نگردد تنِ دیوارِ خام

آیدِل نام است خدا بس بلند
نانک زیں نام شدہ ارجمند

۳-۳

بسکہ ترا بیم اثر میکند
خرقۂ رنگیں نہ ز آتش کم است
درنگذارد ز نشیب و سمو
دیگر افعال ہمہ قاتل است

بستگئ[1] طبع بست میکند
ہر چہ کند در[2]کنہ نامحرم است
حرص کند دام ترا در گلو
جملہ جہاں غیرِ خدا باطل است

نامِ خدا ہست در رنج و عنا
نانک گوید بہ توکل خدا

۳-۴

[1] تشنگئ طبع مطابق اصل سکھمنی صاحب ہے O.S. [2] درکنہ غلط ہے F.M. مطابق اصل سکھمنی صاحب "درگہ" صحیح ہے O.S.

دولتِ ابدی اگرت اقتضاست
گرچہ کسے خواہد غم کم کند
گرچہ کسے عزّتِ جاوید خواست
گرچہ زبودن شدنت شد ہراس

صحبتِ درویش طلب رونماست
نامِ خدا در دل قائم کند
صحبتِ درویش زمینی[1] ماست
در قدمِ اہلِ دلاں گیر پاس

آنکہ بود لبِ تشنۂ[2] دیدارِ دوست
نانک صد بار فدا پائی اوست

٣-٥

در ہمہ آدم بود آدم ہماں
داند خود را زہمہ کمترین
آنکہ دلِ خویش کند خاک پاے
از دلِ خود حرفِ بدی دور داد

صحبتِ درویش کند کم گماں
باید گفتنش زہمہ بہترین
نامِ خدا در دل، دل با خداے
دید ہمہ عالم را اتّحاد

شادی غم ہر دو برابر کہ دید
نانک بے ذنب تو[3] الیش رسید

٣-٦

---

[1] زمینی و زمانست مطابق B.S. سکھمنی صاحب معلوم ہوتا ہے [2] مطابق B.S. سکھمنی صاحب تشنۂ دیدار صحیح معلوم ہوتا ہے [3] بے ذنب د توالیش غلط معلوم ہوتا ہے ۔ بے ذنب و توالیش مطابق O.S. سکھمنی صاحب ہے P.M.

مایہ نہ ناداراں شد نامِ تو
جائی نہ[1] بیجایاں آرامِ تو

عزّت از تست دگر بیوقار
جملہ جہاں را تو دہی دلقرار

کارِ جہاں را تو کنی کردگار
محرمِ اسرار توئی نام دار

خود بخودی قدرتِ حکمت خودیش[2]
خواہی شد حال خود خود بہ پیش

وصفِ ترا اسمِ تو بس قادر است
نانک دیگر نہ کسی ماہر است
۳۰۷

در ہمہ نیکی کہ بود دلپذیر
نامِ خدائست تو آں یادگیر

در ہمہ کردار نکو کارساز
صحبتِ درویش بدی احتراز

در ہمہ افعال فعالست[3] مباح
نامِ خدا یاد کنی ہر صباح

در ہمہ گویائی شیریں زباں
نامِ خدا خواند و سامع ہماں

در ہمہ جاہای نکو جای ہاست
نانک آں دل[4] کہ درو جا خداست
۳۰۸

۱؎ قلمی نسخہ میں "نہ" غلط ہے "بہ" صحیح ہے ۲؎ خودیش غلط ہے۔ اصل کے مطابق خویش صحیح معلوم ہوتا ہے ۳؎ فعالیت صحیح معلوم ہوتا ہے ۴؎ قلمی نسخہ میں ایدل لکھا ہے جو صریحاً غلط ہے۔

سلوک

ای سعیدا ایں ناداں دریادِ خدا میباش	کاں کرد ترا پیدا دریادِ ہماں میباش

آنکہ خدا واجب ولازم وجود	آنکہ زیک نطفہ صورت نمود
آنکہ چنیں ساختہ تصویر راست	از حمل[1] وآتش برہاند وداشت
قوت بہ طفلی دہد از شیر نیز	دادیہ برنائی طعامِ لذیذ
پیری بر جملہ قبیلہ سری	حلوۂ خوش داد نشستہ خوری

اینکہ مداں احمق حق ناشناس
نانک از جودِ تو گیرد قیاس
۱-۴

طفیلِ آنکہ ساکن بر زمینی	ز فرزند و برادر خویش بینی
طفیلِ آنکہ آب سرد نوشی	ز باد و خاک و آب آتش بہوشی
طفیلِ آنکہ خوردن خوش مذاق است	بہ جملہ نعم و نعمت اشتیاق است
ز دست و پا و گوش و خوش زبان داد	بغیر از او تو دیگر میکنی یاد

[1] حمل و آتش میں واؤ زائد ہے کیونکہ اصل سکھمنی صاحب کے مطابق آتشِ حمل مراد ہے۔

چنیں نادان را از ایں بلا ها
مگر نانک برارد یا خدایا

۴-۲

اوّل و آخر که نگهبان شماست
بندگیش دولتِ جان و جهاں
صاحبِ نعمت که همیشه حضوُر
خدمتِ آں باشد فرزانگی

میل[1] ندارد بچنیں روشناست
دِل ندهد احمق باهمچناں
آں را از کوریٔ خود دید دُور
کرد فراموش ز نادانگی

دایم این است فراموش کار
نانک آمرزش آمرزگار

۴-۳

ترکِ جواهر بسفالین خیال
در گذرد آنکه کُنی پایدار
آنکه گذارد به پناهش روی
مالشِ صندل کند از تن جدا

راست گذارد بدروغ امتثال
آنچه نبالیست[2] نه زو خبردار
آنکه به همراهی دُورش شوی
خاکِ گُلخن خر را خوشنما

[1] قلمی نسخہ میں "میں" لکھا ہے جو صریحاً غلط ہے۔ P.H.
[2] قلمی نسخہ میں "نبالست" غلط ہے۔ "نبالیست" مطابق اصل سمجھنی ہے۔ O.S.

	تیرہ معاکی کہ نجاست درون نانک غفّار[1] برآرد برون	۴-۴
فعل زحیواں بآدم صفات باطن از حرص لبط ہر لبیش ظاہر در معرفتِ حق شناس باطن آتش و بروں خاک وا		روز و شب از غیبتِ مردم گراست پنہاں خواہد کہ کند مرض بیش باطن سالوسی چوں سگ حواس سنگ بگردن ز قعر آشنا
	باطن ہر کس بخدا آورد نانک آں راہِ توکّل برد	۴-۵
سامع نابینا کے راہ یافت کر بہ کجا گوش بگفتار کرد کے شود از لال ترنّم سوال شل کند میل بکوہے اگر		دست گرفتی اگرش راہ شتافت گفتی گر شب صبحش برشمرد ہر چہ سعی کرد نیامد بقال کے شود آنجاش برفتن گذر

[1] قلمی نسخہ میں عقّار ہے جو کہ صریحاً غلط ہے

P.M.O

	خالق رحماں کند از لطف خویش نانک از رحمت رہ برد پیش	۴-۶

همه دایم نه کنی یادِ او
خانه از ریگ آبادی است
میل کنی دنیا قائم چو سنگ
جنگ عداوت و شهوت غضب

هر که عدو کرد محبت با او
بیخبر از بازیٔ دلشادی است
وقتِ نزع یاد ندارد به تنگ
حرص و سالوسی فریبٔ[۱] و کذب

	عمر گرانمایه بایں صرف راه نانک محفوظ به فضلِ الله	۴-۷

صاحبِ مائی و به دست التجا
امّ و پدرِ مائی و ما طفل وار
هیچ نداند نهایت ترا
از تو سرشتِ همه عالم پدید

جان و تن ایں جمله تو دادی مرا
رحمتِ تو داد به تن جا[۲] قرار
عالی متعال بدایت[۳] ترا
از تو شده حکم فراهم رسید

۱ قلمی نسخہ میں "فریۂ" ہے شاید اس طرح زیادہ صحیح ہو "حرص و سالوس و فریب و کذب" ۲ قلمی نسخہ میں "جا" لکھا ہے "جان" مطابق اصل سکھمنی صاحب ہے ۳ "بدایت" کی بجائے شاید "بداءت" ہو

قدرت از نشست بتو آورد
نانک پیوسته فدایت شود

۴-۸

سلوک

دهند مبدعی بگذاشت کردی التیام با خیال
نانکا عزت سرانجانه دیگر نام قادر ذوالجلال

نعمتِ بسیار ز بخشش قدر
یافت پس انداخت طلب یکدگر

یک نه هد داده خود و استد
احمق گو تا چه تواند کند

جز سرِ تسلیم نگنجد کلام
بار خدا را که شوی در سلام

آنکه بدل شربتِ شوقش[۱] چشید
ذائقهٔ جمله بکامش رسید

بر هر کس حکمِ خدا نازل است
نانک جاوید همان خوشدل است

۵-۱

بخششِ مایه ز غنی بیشمار
خوردن نوشیدن دیگر بکار

مائهٔ خود را چو غنی باز خواست
باعثِ آزردگی احمق چراست

۱؎ قلمی نسخہ میں سوتش درج ہے جو غلط ہے۔ اصل کے مطابق شوقش صحیح ہے۔

گم کند از خویش بخود اعتبار مال و متاعی که به پیشش نهد	باز غنی گم کندش اعتبار حکمِ خدارا بخودش سر نهد
فیض دهد ده چند بل بیش ازاں نانک صاحب چو بود مهرباں	۵-۲
بسکه بدنیای محبت گرفت سایہ درختی که بر و دل نهد هر چه به بینی گذراں می پذیر هر که محبت به مسافر نمود	کوهِ بلا بر سرت آید نهفت گم شود[1] آں سایہ ندامت کشد ماندی آلوده باد نا بصیر دست نآرند از و هیچ سود
نامِ خدارا که محبت خوش است رحمت کن نانک رادلکش است	۵-۳
باطل دولت ز همه همرهاں باطل سلطان و جمال و حشم	باطل از ما دمنی ابلهاں باطل را شهوت و غصه بهم

[1] قلمی نسخه میں گم شود ہے - گم شود زیاده صحیح اور مطابق نسخه سکھمنی صاحب ہے - O.S. P.M.

باطل از اسپ دِگر فیل و تخت
باطل دُنیا و دِگر جُملہ رخت

باطل سالوسی و نخوت فجُور
باطل آں بر خود دارد غرُور

قائم تر خدمتِ درویش داں
نانک از یادِ خدا زندہ جاں
۵-۴

باطل آں گوش کہ غیبت شنید
باطل دستش کہ زرِ دیگر کشید

باطل آں چشم کہ بیند فساد
باطل لذّت بزباں چرب داد

باطل آں پا کہ نہد راہِ بد
باطل آں دِل کہ طمع آورد

باطل جانے کہ نبا شد بہ درد
باطل مغزی کہ شمد بُوئی بَد

اینکہ بنا دانی باطل تمام
خاصہ تن نانک از حق نام
۵-۵

عبث حیاتی کہ نہ یادش خدا
غیر خدا نام نہ باشد صفا

عبث تن نا بصیر یاد ندارد لطیف
بوئی دہن میکند گندہ چرکیں کثیف[1]

---

[1] قلمی نسخہ میں "کیف" ہے جو صریحاً غلط ہے۔ ڈ۔ ۵۰ سکھنی صاحب "کثیف" P.M.

عبث شب و روز بار یاد نہ پرور دگار	خشک شود کشتِ زار بی بے ابر بہار
نامِ خدا یاد نے عبث ہمہ روزگار (بار؟)	چوں زرِ ممسک بداں ہیچ نیاید بکار

یادِ خدا ہر کرا باد[1] برو آفریں نانک بادا فدا ایچو تن برگزیں	۶-۵

گوید چیزی دگر فعل دگر میکند	دل نہ بروی نہد گفتِ شمر میکند
عالمِ دلہا علیم دانا بینا سلیم	ظاہر کسوت لباس دل نہ بہ باطن حلیم
ناصحِ دیگر کند خویش نہ پردازدش	آمد رفتن شود چوں خسِ روئیدش (روئیدگی؟)
دل کہ درو نامِ حق باشد بس دلنشیں	صحبتِ آں کامگار گرد حق را قریں

آنکہ تقاضاش کرد خواہد از دل و جاں نانک زاں مرد خواہ ہمت صبح الاماں	۷-۵

عرض کنم بار خدا یا بیاب	کردۂ خود خود بکند مستجاب
از خود خود کرد سرانجام یافت	بعد یکی قرب یکی کام یافت

[1] قلمی نسخہ P.M. میں "باد" لکھا ہے۔ S.O. سکھنی صاحب "باد برو"

فکر و فراست ہمگی دُور ازو	جُملہ بداند دِل را نُور ازو
کاں را خواہد شود دش دستگیر	جائی بجا بابرہ پیوستہ گیر

بندہ در بندگیش لُطف بُرد
ہر دم ہر ساعت نانک شمُرد

۸-۵

سلوک

شہوتُ مغضوب حرص میل ہمہ انتقال	نانک حافظ حفیظ لُطف زُمرشد کمال
آنکہ طفیلش دہد اواں غذای	باید پیوستہ بدل داد جای
آنکہ طفیلش تن خوشبوی کرد	باید دریادش دِل پُر زدرد
آنکہ طفیلش قصر عالیت داد	باید دریادش باشی تو شاد
آنکہ طفیلش زن بانُست جُفت	باید دریادش غافل نخُفت

آنکہ طفیلش زہمہ فائق است
نانک دریاد کہ آں لائق است

۱-۶

آنکہ طفیلش خوش پوشش ترا — باید دریادش کوشش ترا
آنکہ طفیلش خوش بستر بخواب — باید دریاد ہماں رُو متاب
آنکہ طفیلش تو بدانی ہمہ — باید او صافش خوانی ہمہ
آنکہ طفیلش بود ایماں درست — باید دِل دایم در حق لبست

نامِ خدا گیر شوی مستجاب
نانک باعزت توفیق یاب

۶-۲

آنکہ طفیلش نشود ہیچ مرض — باید دریادش دِل بالفرض
آنکہ طفیلش بگناہت حجاب — باید دریاد ہماں رُو متاب
آنکہ طفیلش ہمہ عیبت[1] نہاں — سایۂ آں گیر و نامش بخواں
آنکہ طفیلش بتو نرسد[2] کسے — یاد کند دایم ہر دم بسے

آنکہ طفیلش بوجود آمدم
نانک درخدمت او نہ قدم

۶-۳

[1] قلمی نسخہ میں عیب لکھا ہے جو صریح غلط معلوم ہوتا ہے P.M [2] قلمی نسخہ میں "ترسد" غلط درج ہے P.M.

آنکه طفیلش ہمہ تن زیور است
آنکه طفیلش فرس و فیل داد
آنکه طفیلش حشم و ملک و مال
آنکه طفیلش بتو جانداریش

این دِل در یادِ ہماں کردن است
از دل آں نام فرامش مباد
دار چو تسبیح بدل لایزال
در ہمہ جا باید دلداریش

یاد ہماں کن کہ یکے بیچگون است
نانک در ہر دو جہاں رہنمون است

۶-۴

آنکه طفیلش کنی خیر و صواب
آنکه طفیلش کنی افعال خیر
آنکه طفیلش بجمال احسنی
آنکه طفیلش بتو عالی ست نسب

روز و شب از یادِ ہماں رو متاب
یاد ہماں خالق ہر دم پذیر
یاد ہماں صانع کن محسنی
یاد ہماں کردن باشد طرب

آنکه طفیلش شہرت پاسباں
نانک از مرشد وصفش بخواں

۶-۵

آنکہ طفیلش بمبارک سخن
آنکہ طفیلش بہ نطق خوش بیاں
آنکہ طفیلش ہمہ اعضا درست
آنکہ طفیلش بتو باشد تمام

آنکہ طفیلش نکہی در حسن
آنکہ طفیلش خوش گوئی بیاں
آنکہ طفیلش ہم جُملہ درست
آنکہ طفیلش خوش باشی مدام

آں کہ خفتن[1] ترک بدیگر وصال
نانک از دولتِ مُرشد کمال

٦ - ٦

آنکہ طفیلش شد عالم عیاں
آنکہ طفیلش شد عالی قدر
آنکہ طفیلش شد کارت بسر
آنکہ طفیلش تو شوی راست داں

ہرگز از دِل نکُنی دُور آں
اَی دِل ناداں کُن نامش زبر
دانی آں را تو ہمیشہ حضر
آیدلِ ناداں تو بکُن دِل برآں

آنکہ طفیلش ہمہ کارت شود
نانک یادش نہ خسارت شود

٦ - ٧

[1] "خفتن" غلط معلوم ہوتا ہے اغلباً خفتن کی بجائے گفتن یا گرفتن بمعنی ترکِ آں گرفتن یا ترکِ آں گفتن ہوگا۔

یاد کند ہر کہ کششِ نام یافت — خود چو کشد رشتہ سرانجام یافت

رحمتِ حق باشد دِل ابتسام — لُطفِ خدا گردد گُل ابتسام

خوش بود حق ہر کہ بدل جا گرفت — لُطفِ خدا بینش بالا گرفت

رحمِ خدا داد تُرا جملہ چیز — یافتہ از خود نہ کسے ہیچ چیز

ہر جا خواہد بُرد آنجا تُرا

نامِ خدا وصفِ خدا نانکا

٦-٨

سلوک

جُملہ سرور کم است غیر از نامِ خدا — باید ذکرش بخواں راہِ نجات ہماں

بشنوید ای دوستاں نانک گوید چُناں — ہست زِ مردانِ خدا طُرفہ حکایت بیاں

صحبتِ درویش کند سُر خُرد — صحبتِ درویش تنت شُستہ شو

صحبتِ درویش تکبّر کم است — صحبتِ درویش خرد محرم است

صحبتِ درویش مُقرّب خدای
صحبتِ درویش خدا یافتی

صحبتِ درویش سرانجام رای
صحبتِ درویش نیک[1] یافتی

صحبتِ درویش نه وہم شماست
نانکِ درویش بہم با خداست

۱-۷

صحبتِ درویش بیابی شگفت
صحبتِ درویش مطاعه حواس
صحبتِ درویش شوی خاکپای
صحبتِ درویش بآزادی است

صحبتِ درویش ہمیشه شگفت
صحبتِ درویش بدل حق اساس
صحبتِ درویش سخن خوش سرای
صحبتِ درویش بدل شادی است

صحبتِ درویش ز دُنیا جُدای[2]
نانک درویش بصحبت خدای

۲-۷

صحبتِ درویش عدو دوست من
صحبتِ درویش نه کس دشمن است

صحبتِ درویش شود پاک تن
صحبتِ درویش نه پایت گنج است

[1] نیک یافتی مطابق سکھمنی صاحب صحیح ہے O.S. [2] قلمی نسخہ میں "خدای" لکھا ہے جو غلط ہے P.M. "جدای" مطابق سکھمنی صاحب ہے۔ O.S.

صحبتِ درویش نہ کس باتو بد
صحبتِ درویش نہ بر خود غرور

صحبتِ درویش نعم میرسد
صحبتِ درویش خودی دارد دُور

دانَد خود خوبیٔ درویش را
نانکِ درویش خُدا خویش را

۴۳ - ۷

صحبتِ درویش نہ گاہی جہد
صحبتِ درویشاں کالای نغز
صحبتِ درویش لعالی مکاں
صحبتِ درویش بایماں قرار

صحبتِ درویش خوشی دِل دہد
صحبتِ درویشاں آلای مغز
صحبتِ درویش محلّت کلاں
صحبتِ درویش حق آمرزگار

صحبتِ درویشاں یابی خدا
نانک درویشاں را شد فدا

۴۴ - ۷

صحبتِ درویش نجات آورد
صحبتِ درویش دہد نقد مال

صحبتِ درویش صفات آورد
مال کراں[1] گردد بس راکمال

[1] قلمی نسخہ میں "کراں" لکھا ہے جو غلط ہے "کزاں" صحیح ہے یعنی مال کزاں بس کمال را گردد
P.40 O.S.

صحبتِ درویش فرشتہ مطیع | صحبتِ درویش خُدا را شفیع
صحبتِ درویش گناہست نماند | صحبتِ درویش کہ الحمد خواند

صحبتِ درویش بہرجا دخیل
نانک از صحبت گیرد سبیل

۵ - ۷

صحبتِ درویش نباشد گزند | دیدن دیدار شود بہرہ مند
صحبتِ درویش ضلالت نماند | صحبتِ درویش ز دوزخ رہاند
صحبتِ درویش ہمہ جا تعال | صحبتِ درویش بہ ہجرت وصال
حسبِ ارادات مُرادت شود | صحبتِ درویش نہ خالی رود

جائی خدا در دلِ درویش داں
نانکِ مقبول ز درویش خواں

۶ - ۷

صحبتِ درویش شنو الرحیم | صحبتِ درویش بگو الکریم
صحبتِ درویش نہ از دِل فرو | صحبتِ درویش وجُودت نکو

صحبتِ درویش خدا نام گو
صحبتِ درویش رضا باطن است

صحبتِ درویش دو عالم گرو
صحبتِ درویش نجاتِ تن است

صحبتِ درویش شفا جملہ مرض
نانکِ درویش بہ بین الغرض

۷-۷

وصف ز درویش نہ خواند قراں
وصف ز درویش ز عنصر جُدا
خوبئ درویش زگفتن بروں
خوبئ درویش فزاید بلند

آنچہ شنید است ہماں گوید آں
وصف ز درویش ہمہ جابجا
خُوبئ درویش ہمیشہ فزوں
خُوبئ درویش کند ارجمند

خوبئ درویش بہ درویش بیں
نانکِ درویش خدا ہم قریں

۸-۷

سلوک

زدل پاکست ہستش پاک غیر از یک مبیں یکتا[1] + بتفرید است تجرید است واحد نانکا مردِ خدا

[1] قلمی نسخہ میں نکتا لکھا ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے۔ "یکتا" صحیح ہے۔ O.S. P.M.

مردِ خدا دایم بے عیب خواں — چوں گُلِ نیلوفر در آب داں
مردِ خدا دایم پاک از عذاب — خشک کند جُملہ چُوں آفتاب
مردِ خُدا راست نظر جُملہ شاد — شاہ و گدا ہر دو برابر باد
مردِ خُدا راست صبُوری پناہ — مردِ خدا راست یکے تکیہ گاہ

مردِ خدا راست یقیں با خدا
نانک بر مردِ خدا شُد فدا

ا – ٨

مردِ خدا پاک تر از پاک تر — ہمچو کہ آلودگی از آب[1] بر
مردِ خدا را دِل بالا انجا[2] — ہمچو کہ بر ارض سما بر سما
مردِ خدا دوست عدُو را شمرد — مردِ خدا را نہ بود ہیچ خورد
مردِ خدا باشد دایم بلند — گرچہ بُود در دِلِ خود مستمند

مردِ خدا گرچہ ہماں مرد بُود
نانک آنرا کہ خدا خود نمُود

٢ – ٨

[1] ہمچو آب یعنی آب کہ از آلودگی بر است [2] غالباً بالا انجا ہوگا جو اصل سکھمنی صاحب کے مطابق ہے

مَردِ خدا جُملہ را خاک پای — دلِ خود کُن تابع مَردِ خدای

مَردِ خُدا لُطف کند جُملہ را — مَردِ خدا نیست[۱] بدی را سزا

مَردِ خدا راست مدام یک نظر — مَردِ خدا را بخیالش گذر

مَردِ خدا فارغ از بند بار (بند و بار) — مَردِ خدا پاک ز ہر کار بار (کار و بار)

مَردِ خدا راست تصرّف خداست
نانک با مَردِ خدا با خداست — ۳-۸

مَردِ خدا دارد بر یک امّید — مَردِ خدا را نبود ہیچ قید

مَردِ خدا را ز غریبی متاع — مَردِ خدا راست بدیگر شفاع

مَردِ خدا را نبود ہیچ کار — مَردِ خدا باشد مِصباح بار

مَردِ خدا را دِل شادی دہد — مَردِ خُدا دولتِ گُل بشگفد

مَردِ خدا صُورتِ جملہ جہاں
نانک با مَردِ خدا ہمکناں — ۴-۸

۱ قلمی نسخہ میں "ہست" ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے مطابق سکھمنی صاحب "نیست" صحیح ہے۔ P.M. O.S.

مردِ خدا دایم یکرنگِ او
مردِ خدا راست خُدا چنگ[۱] او

مردِ خدا قوّت ز نام خدا
مردِ خدا راست مرامِ خدا

مردِ خدا دایم بیداری است
مردِ خدا از بد بیزاری است

مردِ خدا را دِل خورسندگیر
مردِ خدا بے غمِ دایم پذیر

مردِ خدا را بتوکّل مقام
مردِ خدا باشد نانک مدام

۵ - ۸

مردِ خدا راست خداوندگار
مردِ خدا دایم بریک قرار

مردِ خدا ہرچہ کہ خواہد شود
مردِ خدا کارِ ہل خِردکش بود

مردِ خدا ہر کہ کند خود خُدا
مردِ خدا راست مراتب علا

مردِ خدا دیدنش از بخشمند
مردِ خدا دیدنش از بخشمند[۲]

مردِ خدا مردِ خدا را طلب
نانک خود مردِ خدا لیست ربّ

۶ - ۸

۱؎ P.M.J قلمی نسخہ جنگ. S.O. سکھمنی صاحب "چنگ" ۲؎ یہ مصرعہ تکراری ہے۔ مطابق اصل سکھمنی صاحب: بر مردِ خدا قربان شوند بونا جا [illegible]

مردِ خدا مرتبۂ او کس نگفت	مردِ خدا جملہ دروی نہفت
مردِ خدا را تو ندانی مقام	مردِ خدا راست ہمیشہ سلام
مردِ خدا از ہمہ عالم رہاست[1]	مردِ خدا جملہ را پادشاست
مردِ خدا رتبہ عالیش خواں	مردِ خدا مردِ خدائی تواں

مردِ خدا را نتواں یافت یار
مردِ خدا نانک را صد نثار (بار؟)
یعنے نانک مردِ خدا را صد نثار است

۷ - ۸

مردِ خدا عالم را زندہ کن	مردِ خدا زندہ کالم یکن[2]
مردِ خدا دادہ بنجاناں[3] نجات ؟	مردِ خدا ہست خدا پاک ذات[4]
مردِ خدا بیکس را کس توئی	مردِ خدا جملہ را ہمرہی
مردِ خدا جملہ بروا ختیار	مردِ خدا باشد پروردگار

مردِ خدا خوبیٔ مردِ خداست
مردِ خدا نانک ہمگی خداست

۸ - ۸

[1] P.M. قلمی نسخہ "ربا"۔ S.O. سکھمنی صاحب "رہا"۔ [2] P.M. قلمی نسخہ "لم یکن"۔ [3] S.O. "بجانان"۔ [4] P.M. قلمی نسخہ "ذات"۔ S.O. سکھمنی صاحب "ذات"۔

سلوک

ظاہر داند باطن چو آں درجملہ بنید حق سبحان
ہردم سجدہ کند یزداں نانک پارسا جملہ جہان

حرفِ دروغ برزباں نیارد
برزنِ غیر چشم نکشاید
گاہی غیبتِ کسے نسازد
کرد طفیلِ مرشد دُور

دردِل دوست خدا را دارد
صحبتِ عابد سجدہ نماید
فی الجملہ بداند خود را بد
از دِل بُوئیِ بدی فی الفور

از نفس امّارہ بازی بُرد
نانک پارسا چنیں شُمرد

۱-۹

زاہد آں را مہر افزوں
طاعت کرد نتیجہ نخواست

ترک کند از دُنیا دُوں
آں زاہد دل پاک وصفات

هیچ مُراد در دل ندارد
ظاهر باطن حق یزداں

طاعت خاص خدا گذراند
مهرباں با جُمله جهاں

یاد کُند خود غیر دلیل
نانک زاهد یافت سبیل

۹ - ۲

عابد معبود عبادت رحیم
از دل خود دُور دُوئی میکند
صحبتِ حق دوست بدل شامل است
هر شب هر روز بخدمت خدای

صحبتِ بد ترک کند دلِ سلیم
طاعت از خاص خدا را کند
عابد آنرا که خرد کامل است
جان و تن خویش دهد در رضای

در دلِ خود جای خدا ساخته
نانک آں عابدِ حق یافته

۹ - ۳

عالِم آن است که عالِم دل است
نامِ خدا آبحیاتِ خوش است

نامِ خدا باطن دل شامل است
عالِم آنرا که وعظ دلکش است

نامِ خدا در دلِ خود کرد جای
از سخن است جملہ کتاب و قراں

عالِم آں یافت نجات از خدای
در خور داست آنکہ بہ بیند کلاں

جُملہ جہاں وعظ دہد دلنواز
نانک آں عالم را صد نیاز

۴-۹

دعوت از نامِ خدا جُملہ را
ہر کہ کند ذِکر خدا دِل نشیں
لُطف کند باطنِ دل مستقیم
دارُوئی ہر مرض زنامِ خدا ست

وصف کنند جُملہ جہاں (یعنی خدا را) را خدا
صحبتِ درویش بیاید[۱] چنیں
نرم کند سنگ رضا الرحیم
صُورتِ شادلبیت شادی نماست

راہ بسی جُست ولی کس نیافت
نانک آں کس زخدا راہ یافت

۵-۹

دِل کہ درو داورِ یزداں بود
دیدنِ دل بار خداوندگیست

خاصہ ہماں بندۂ رحماں بود
بندہ را از سببِ بندگیست

---

[۱] P.M. قلمی نسخہ بیاید. O.S. سیکھمنی صاحب کے مطابق "بیاید"

دایم نزدیک کسی را خداست	بنده در حضرت او راستراست
بنده خود را کند از لطف خویش	دانا تر بینا تر پس و پیش

با همه باشد ز همه کس جدا
راه چنین نانک بندهٔ خدا

۹-۶

امر خدا را بدل آرد قرار	زندگی در مردن او راست یار
شادی و غم هر دو برابر که دید	هردم شادی غم را ندید
زر که چو خاکست و خاکش چو زر	زهر چو نوش است و نوشش چو زهر
کردن تعظیم و راندن ز در	شاه و گدا هر دو برابر شمر

شکر بهر حال که گذراندت
نانک آن حال نکو داندت

۹-۷

جمله جاهات خدا را گذر	هرجا دارد کندش نامور
خود بکند کردن را لایق است	هرچه کند نیز از آن فایق است

هیچ نہ معلوم زآہنگ ہا		چون خودش ساخت ہمہ رنگہا
خالق داداراکہ بے انتہاست		آنچہ خرد داد ہماں انجلاست

دائم پیوستہ ہمیشہ رحیم
یاد کند نانک گردد نعیم

۸ ـ ۹

سلوک

وصف کند بیشمار مردِ خدا وند گار ہیچ نہ شرحش تواں
نانک قدرت کریم صانع صنعت حکیم گوناگوں شد عیاں

عالم عالم بشمار ب مقیم		عالم عالم بہ پرستش کریم
عالم عالم شد ہامول گزیں		عالم عالم شد گوشہ نشیں
عالم عالم بریاضت قیام		عالم عالم بہ تلاوت کلام
عالم عالم بشعر کرد فال		عالم عالم بدل اندر خیال

عالم عالم ذکر[1] از نام خواں
نانک اسرارِ خدارا مداں

۱۰-۱

عالم عالم شُد مُتکبّراں
عالم عالم شُد سنگین دل
عالم عالم زرِ دیگر برند
عالم عالم شُد پا بندِ زر

عالم عالم نا بینا دِلاں
عالم عالم پُر از غش وغل
عالم عالم کہ مُعذّب روح اند
عالم عالم سرگرداں سفر

ہر جا خواہد کشد آنجا تُرا
نانک خود داند قُدرت خدا

۱۰-۲

عالم عالم شُد عارف نگار
عالم عالم شُد طیّار مار
عالم عالم باد آب آتش است
عالم عالم مہ و مہر اختراں

عالم عالم شُد شاہاں دیار
عالم عالم شُد خار اشجار[2]
عالم اقلیم زمینِ مفرش است
عالمِ دیواں دِگر ہمسراں

[1] P.M قلمی نسخہ "دکر" S.O. سکھمنی صاحب "ذکر" [2] P.M. قلمی نسخہ "اسجار" S.O. سکھمنی صاحب "اشجار"

	جملہ اشیای سرشتہ خودش نانک آن خواستہ باشد پدرش یعنے بودش	۱۰-۳

عالم عالم جرم از عنصر است (جرم ہا؟)	عالم عالم زکلام اکبر است
عالم عالم گوہر از عمق بحر[1]	عالم جاندار سرشتہ ز شجر
عالم عالم شد زندہ مدام	عالم از قاف طلا کرد خام
عالم عالم ملک و مشتری	عالم عالم از حور و دیو و پری

	از ہمہ نزدیک و دور از ہمہ نانک مغلوب[2] و ظہور از ہمہ	۱۰-۴

عالم عالم تحت الارض گشت	عالم در دوزخ جنّت سرشت
عالم عالم شد کون و فساد	عالم عالم کہ بسے مرد زاد
عالم عالم کہ نشستہ خورند	عالم عالم کہ خورند و دہند
عالم عالم شد دولت پذیر	عالم با دولت شد یاد گیر

[1] P.M قلمی نسخہ "بحر" O.S. سکھمنی صاحب "بر" [2] P.M. قلمی نسخہ "مغلوب و ظہور" O.S. سکھمنی صاحب "معمور و ظہور" یا "مقلوب و ظہور"

	هرجا خواہد کند آنجا مقیم نانک برجملہ خدا شد کریم	۵-۱۰
عالم عالم شد دل دردمند عالم عالم بخدا جستجوی عالم شد تشنۂ دیدار دوست عالم ہم صحبتِ درویش خواست		کاں شد از نام خدا فیض مند در دلِ خود یافت بصد آرزو کاں را در خورد خدا مرد اوست میل دل آنکس کہ خداوند راست
	عالم عالم شد لطفش گزیں نانک پیوستہ براو آفریں	۶-۱۰
عالم شد کانِ زر اندر زمیں عالم شد نیز ز حکمش وجود عالم عالم پہنش پہن دار عالم عالم طرحش ساختہ		عالم عالم طبقات بریں عالم عالم پہنش وا نمود دایم بر وحدت کردہ قرار شد ز خدا پیدا و پرداختہ

ہیچ نداند کس از اسرارِ او
خود بخود آں نانک اقرارِ او

۱۰-۷

عالم عالم بخدا بندگی
کاں را در باطنِ خود زندگی

عالم عالم بخدا یک شدہ
دایم ببیندہ وحدک شدہ
(یعنے حدق یعنی آنکھ کی پتلی)

عالم شد بہیبتِ شوقش چشید
زندہ جاوید شدہ آرمید

عالم عالم شد در وصفِ نام
در دلِ خوش کرد توکّل تمام

بندۂ حق ہر دم یادش[1] خدا
نانک آنست مرادش خدا

۱۰-۸

سلوک

مبدع ابداع چو خالق یکی است ثانی دیگر نہ کس
نانک قادر کریم برّ و بحر نا رس

[1] P.M. قلمی نسخہ "بادش" S.O. سکھمنی صاحب "یادش"

کرد کند کردن را لایق است — هرچه که خواهد شدنش فایق است

در لمحه ساخته آں سازگار — هیچ نه اندازهٔ پروردگار

از حکمش باراں باریدن است — از حکمش روید روئیدن است

از حکمش پست بلند آمده — از حکمش رنگ پسند آمده

میکند او بیند خود را بزرگ
نانک از جمله ها نست سترگ — ۱-۱۱

خواست خدا مرد نجات آورد — خواست خدا سنگ بدریا رود

خواست خدا بیدم پندارد ت — خواست خدا وصفِ خدا آرد ت

خواست خدا از گنهت باز داشت — خود کند بازت ممتاز داشت

هردو جهاں را خود خاوند خواں — یاری و شادی دل راز و بداں

هرچه که خواهد کرد او میکند
نانک دیگر نه کسی میکند — ۱۱-۲

لہ P.M. قلمی نسخہ "پندارد ت" S.O. سکھمنی صاحب "میدارد ت"

گو کہ ز آدم چہ شود ای جواں
ہیچ نہ از دستِ شما می شود
ناداں افتادہ اندر بلا
شکّی گمراہ بہ شش در شدہ

ہر چہ کہ او خواہد باشد ہماں
ہر چہ کہ او خواہد آں می شود
دانا خود کردہ رہا زاں[1] بلا
در لمحہ چار طرف بر شدہ

رحم کند خدمتِ خود میدہد
نانک آں مرد پناہش[2] رود

۱۱-۳

مفلس در لمحہ سلطاں کند
آنکہ نیاید نظرش ہیچ جای
کازا بخشش کند از خود کریم
جان و تن جملہ خدا را اساس

بار خدایا کہ جہاں پرورد[3]
آنرا فی الفور نماید خدای
ہیچ حسابش نہ شمار د رحیم
داد بہ جملہ تن روشن قیاس

قدرتِ خود را کہ خود آراستہ
نانک با ذکرش پیراستہ

۱۱-۴

[1] P.M. قلمی نسخہ "راں" S.O. سکھمنی صاحب "زان" [2] P.M. قلمی نسخہ "پناہش" S.O. سکھمنی صاحب "بناسش" [3] P.M. "بررود" S.O. سکھمنی صاحب "پر درد"

نیکی خود را نہ بدستِ خود است ‏— کرد کند او[1] ہمہ را واحد است

در حکمِ اوست بیچارہ جاں ‏— ہر چہ کہ او خواہد باشد ہماں

گاہ بلندی و بہ پستی گرای ‏— گاہی شادی و غمی راہنمای

گاہی در غیبت غیبت نما ‏— گاہی بر ارض و گہے بر سما

گاہی بنشستہ بعارف دل است
(یعنے بہ دلِ عارف)
گاہی پیوستہ بخود واصل است ‏— ۵-۱۱

گاہی انواع کند کار[2] چوں ‏— گاہ شب و روز بخواب اندروں

گاہی از غصہ خودی خودنمای ‏— گاہی شد جملہ را خاکپای

گاہی بنشست چو شاہاں بتخت ‏— گاہ گدا مفلس مفلوک رخت

گاہ سماع است ترنّم[3] سرای ‏— گاہی از نیکی شد نیک رای

آنچہ خدا خواہد باشد ہماں
نانک از مرشد شد وصف خواں ‏— ۶-۱۱

لہ قلمی نسخہ میں "او" ندارد ہے ۲ہ P.M قلمی نسخہ میں "کار" ۳ہ S.O. سکھمنی صاحب "رقص"

گاهی عالم به علم خوانی است
گاهی در سجده ـ وضو ساخته
گاهی شد مور گهی فیل پای
گوناگوں رنگ چهره بازلیست

گاهی خاموش بنادانی است
گاهی در معجزه پرداخته
در همه عالم خود کرد جای
خواست خدا آنچه که می بایست

۷ ـ ۱۱

هر چه که او خواهد باشد همان
نانک دیگر نه کسی غیر ازاں

گاهی در صحبت درویش یافت
باطن از معرفت آگاه گشت
جان و تن از نام بهم در شدند
آبی که با این بیک ظرف[۱] شد

هیچ از آنجا نه بعودت شتافت
(بمعنی باز آمدن)
کانجا از منهدم اکراه گشت
جمله با واحد یکسر شدند
هر دو دوئی را ز میاں صرف شد

۸ ـ ۱۱

آنکه خود رفته آرد بجای
نانک صد بار خدا را فدای

[۱] P.M. قلمی نسخہ "آی که تا این بیک طرف" O.S. سکھمنی صاحب "آبی که با این بیک ظرف"

سلوک

بخوش باشند مسکیناں که خود را ساختند رفتند
بسی متکبّراں نانک که خود را سوختند رفتند

آنکه بدل[1] دارد دولت غرور
آنکه بداند که من از حُسن پُر
آنکه ریاضت بَریا میکند
آنکه تکبّر کُند از مُلک و مال

دوزخی آنست چو سگ مُرده خور
باشد آں کرم گوه از گنده تر
(یعنے گندہ تر از کرم گوہ ؟)
کون و فسادش به خطا میکند
احمقِ نابینا آں بدسگال

واد غریبی بدل از لُطفِ خویش
نانک در هر دو جهاں حسن کیش

۱۲-۱

آنکه غرورش بود از مال و جاه
آنکه زانبوهی تازد بسے

گرد محتاج به خس درنگاه
در لمحه افتد سر پا کسے

[1] P.M. قلمی نسخہ "بدن داد" S.O. سکھنی صاحب "بدل دارد"

آنکه دهد بر خود قوّت و قرار — در لحه او باشد چوں خاکسار

آنکه کسی را نه شمارد ز کبر — گردد پامال[1] جفا جور و جبر

ازمیں مرشد از شک طبیب[2] — نانک آں مرد بحضرت حبیب — ۱۲-۲

آنکه ریاضت کند از جهد تن — تکیہ نگیرد بہمہ عمر فن

محنت از زهد کند خود پرست — دوزخ در جنّت خود را زرست

گوناگوں فن نه دل اندر حجاب (یعنی عیب) — حضرت حق کی شنود آں مستجاب (یعنی حضرت حق)

آں که نکوئی خود احمال کرد — داں که نکوئی خود پامال کرد

خاک شود جمله عاجز دل ست — نانک دل مرد نکو منزل است — ۱۲-۳

آنکه بداند که منم کارساز — دانی آرام ازو احتراز

آنکه بداند که منم کرد کار — در دو جهاں جای نیابد قرار

ا؎ P.M. قلمی نسخہ پابال S.O. سکھمنی صا۔ پامال ۲؎ P.M. قلمی نسخہ ارسک طبیب S.O. سکھمنی صا۔ از شک طبیب

آنکه بدل داد خودی را مقام
آنکه کند حرص بدنیائی دون

گردد محروم دل افسردہ خام
پیک اجل میکندش سرنگون

لطفِ خدا میدہد افتادگی
نانک را باشد آزادگی

۱۲-۴

یک چو شود جمع بصد آرزو ست
بسکہ ز دُنیا لقمهٔ زہر خورد
شرۂ صبر نداری بدل
نامِ خدا صحت جسم دہد

صبر ندارد و بدل جست جوست
سیر نشد ہم بہ تگاپوی مُرد
خواب دخیالست عبث بالکل[۲]
طالع مند آنکه نصیبش بود

کردہ آں میکند و خود بخود
نانک پیوستہ خدایت دہد

۱۲-۵

کردہ او میکند او کردگار
آنچہ نماید بہ نظر آیدت

از یدِ[۵] انساں نشود ہیچ کار
خود بخود آں باشد خود بایدت

لہ P.M. قلمی نسخہ "سر" O.S. سکھمنی صاحب "تیر" ٢ P.M. قلمی نسخہ "بالکل" ٤ O.S. سکھمنی صاحب "پا بجل" ٣ P.M. قلمی نسخہ میں "بدانسان" ٥ P.M. "یدِ انساں"

ہر کہ او کرد بخود قادر است
داند بیند بکند بارہا

از ہمہ نزدیک بُعد (یعنی دوری) حاضر است
واحد خود جملہ خود جابجا

کم نہ شود نقص نہ آمد نہ رفت
نانک پیوستہ ظاہر و نہفت

۱۲-۶

مُرشد خود خود بمُرید خود است
خود بکند کردہ خود را قرار
غیر از و نیست چیزی دگر
قدرت خود را خود بیند عیاں

خود نکند[۱] قادر قدرت خود است
جملہ آں راست و او کردگار
جای بجا آمد و قادر بصر
گوناگوں عالم کردہ ہماں

در دل خود خود بدل اندر مقیم
نانک از قدرت خود خود علیم

راست رَوِ راست خدا سالم است
حق حق حق خدا کردہ است

وز دانا ہائی[۲] ہمہ عالم است
ہادیٔ مُرشد کہ پیش بُردہ است

۱ P.M. قلمی نسخہ "نکند" O.S. سکھمنی صاحب: "بکند" ۲ P.M. قلمی نسخہ "دانا ہائے" O.S. سکھمنی صاحب: "وز دانا ہای"

دایم دایم حُسن خداست ‏ مجمل خُوبئی و خلاصہ نماست
صاف صاف صاف کلام اکبراست ‏ مُرشد کامل سگرش راہبرست

پاک تراز پاک تراز پاک ذات
نامِ خدا نانک جہاں رانجات ‏ ۸-۱۲

سلوک

درپناہِ عدل درویش آی رہ بہ طلب می براد
غیبتِ درویش نانک ورجہاں کون فساد

غیبتِ درویش قصر زندگی است ‏ غیبتِ درویش سرافگندگی است
غیبتِ درویش ز شادی برون ‏ غیبتِ درویش بدوزخ درون
غیبتِ درویش شود تیرہ دل ‏ غیبتِ درویش ہمیشہ خجل
غیبت گورا نہ نگہباں کسے ‏ غیبتِ درویش خرد نا کسے
یعنے اورا کسے خریدار نباشد

ل.P.M قلمی نسخہ "چوبی" S.O سکھمنی صاحب "خوبی"

۱۳-۱

نانک درویش چو رحمت کند
غیبت گو از کرمش وا رہد

غیبتِ درویش شود کج دہن
غیبتِ درویش گزندہ[۱] شوی
غیبتِ درویش چو بستہ زباں
غیبتِ درویش ہمیشہ ملال

غیبتِ درویش چو زاغ و زغن
غیبتِ درویش چو گندہ شوی
غیبتِ درویش بجملہ زباں
غیبتِ درویش کمینہ خصال

۱۳-۲

غیبتِ درویش را جائی نہ در کائنات
نانک درویش خواست آنرا گردد نجات

غیبتِ درویش زبی منصفی است
غیبتِ درویش خطا بر خطا
غیبتِ درویش خلافت نماند
غیبتِ درویش مرضِ بے دوا ست

غیبتِ درویش نہ جائی قوی است
غیبتِ درویش بہ نفرین خدا
غیبتِ درویش لبی غم رساند
غیبتِ درویش ہمیشہ خطاست

[۱] P.M. قلمی نسخہ "گزیدہ" O.S. سکھمنی صاحب "گزندہ" یعنی مار گزندہ

	غیبتِ درویش کند غم بغم نانکِ درویش رہاند ز غم	۱۳-۳

غیبتِ گو دایم باشد کثیف[1]	غیبتِ درویش نباشد شریف
غیبتِ درویش جنونت کند	غیبتِ درویش نگونت کند
غیبتِ درویش بہ غضب اندر است	غیبتِ درویش ہمیشہ خراست
غیبتِ درویش بزاد و بمرد	غیبتِ درویش زشادی فسرد

	غیبتِ درویش نگیرد مقام نانکِ درویش چو خواہد مرام	۱۳-۴

غیبتِ درویش میانت شکست	غیبتِ درویش مرادت ببست
غیبتِ درویش چو صحرای ست	غیبتِ درویش بگمراہی است
غیبتِ درویش تہی باطن ست	مُردہ اُفتادہ چو بیجاں تن است
غیبتِ درویش ندارد اساس	رکشتۂ خود خود بخورد[2] بدحواس

[1] P.M. قلمی نسخہ "کسف" S.D. سکھمنی صاحب "کثیف" [2] P.M. قلمی نسخہ "بخود" S.D. سکھمنی صاحب "بخورد"

	غیبتِ درویش پناہش نہ کس نانک درویش مگر بازرس	۱۳-۵

غیبتِ درویش چناں تپ و تاب	ماہی چوں افتد در خشک ز آب
غیبتِ درویش نیابد قرار	آتش چوں سیر نہ در خس و خار
غیبت گو تنہا در کشت زار	مانند دہن باز چو کنجد بوار
غیبتِ درویش ز ایمان دور	غیبتِ درویش دروغ و فجور

	غیبت از آتش خوی سرشت[1] نانک آں ہر چہ کہ خواہد گذشت	۱۳-۶

غیبتِ درویش بصورت بدست	غیبتِ درویش ہمیشہ رداست
غیبتِ درویش جدا از خدا	مُردہ دوزخ دُروں زندہ اندر بلا
غیبتِ درویش نہ امید رس	غیبتِ درویش نہ بہبود کس
غیبت گو دایم پا پوسیش	ہر چہ کہ خواہد آں کوشش[2]

[1] P.M قلمی نسخہ سرست O.S. سکھنی حسب صاحب سَرشت [2] شاید کوشش ہو

	قسمتِ ازلی نہ کسی رد کرد نانک از یادِ خدا راست مرد	۱۳-۷

جملہ جہانست و او کارساز وَصفِ خدا کُن بدل اندر مُدام ہر چہ شود کردۂ او مے شود بازی[1] خود ساختہ بازیگرست		باید دایم کُنی اَش صد نیاز یادِ خدا کردن ہر صبح و شام ہر چہ کند می بُوَد و می شود ثانی[2] کس کردن را در خور است

	کاں را از رحمتِ خود نام داد نانک آں مردِ سعادت شواد	۱۳-۸

سلوک

بگذار دانائی ہمہ تسبیح گیر از نامِ دوست
دار امّید از یکی نانک مُرادت جُملہ زوست

[1] P.M. قلمی نسخہ "ناری خود ساختہ بار کنتر ہست"۔ S.O. سکھنی صاحب "بازی خود ساختہ بازیگر است" [2] P.M. قلمی نسخہ "ثانی" غلط ہے

باطل امّید بر انساں کنی
بخشش او سیر شوی دایما
مُردہ زندہ کہ نکس اختیار
امرش بشناس کہ دِلشادی است

جود ز نوجود[1] یک ایماں کنی
دیگر از طمع نباشد ترا
انساں رانیست درو دست بار
نامش را دار دل آبادی است

یاد فدا یاد خدا دبدرا
نانک پیوستہ بباشد ترا[2]

۱۴-۱

وصف بدل کن ز خداوندگار
صاف زباں شربتِ نامش بنوش
بینی از چشم بقدرت خدای
بسکہ زپا راہِ خدا میروی

ای دلِ من باش صداقت شعار
دایم خوش باشی از جاں بکوش
صحبتِ درویش بناش سزای
دُور گناہاں ز خدا میشوی

دست بہ تسبیح بدل ذکر گوی
نانک در حضرتِ حق سُرخروی

۱۴-۲

۱؎ شاید "نوجود" کی بجائے "معبود" ہو۔ ۲؎ P.M. قلمی نسخہ "نباشد مرا" O.S. "بباشد ترا"

نیکو طالع بجہاں آنکس است	دایم دریادِ خدا وارس است
نامِ خدا را بدل اندر شمار	منعم آن است بعالم تجّار
ظاہر باطن بدہن نام خواں	دایم محظوظ و خوش وقت آں
واحد یکتا و یکی را شناس	اینجا آنجا مطلع از قیاس

نامِ خدا را کہ بدل جائی داد
نانک آں را بخدا رائی باد

۱۴-۳

ہادی و مرشد بخودش خود نمود	آں را دانی طمع از دل ربود
صحبتِ درویش بوصفِ خدا	جملہ آزار ربایدز ما
خوشدل مترنم از نامِ دوست	در دنیا مردِ خدا آں نامہ نکوست
دارد امید بیک آں کسے	یافت نجاتش ز بلاہا بسے

آنکس با نامِ خدا خوشدل ست
نانک آں مردِ خدا کامل ست

۱۴-۴

دل که درو یادِ[۱] خدا بگذرد
آنکه خدا لطفِ خودش میکند
آنچه که او دوست همه دیده شد
بس ز تلاش و سعی و جو و جُست

خوشدلی و قایم پا آورد
بندۂ آں هول نه کس میکند
(یعنے هول کسے نمیکند)
خویشتن از کارِ خود آسوده شد
هادی مُرشد شده ره داشت پُشت

هر چه که بینیم همه از بنای
نانک آنست همه جُمله جای

۱۴-۵

هیچ نیاید نه رود هیچ کس
آمد شُد دیدن نادیدن است
خود بخود آں بازِ بجمله خود است
دایم موجود نه هیچش زیاں

خود بخود آں بازی خود کرد و بس
در ارش خالق سنجیدن است
گوناگوں ساخت آں واحد است
ساختۂ اوست زمین آسماں

هیچ نه امید نه بیم از کسی
یاد خودش بکنی نانک رسی

۱۴-۶

---

[۱] P.M. قلمی نسخہ "یار خدا"، O.S. سکھنی صاحب "یاد خدا"

آنکہ بدانست خدا آں حبیب ۔۔۔ جملہ موجود از و شد مجیب

بندہ در بندگیش جملہ خواست ۔۔۔ بارِ خدا بندہ راغم زِ باست

خود بوصال آید آں مہرباں ۔۔۔ چوں سخن از مرشد[1] کامراں

بارِ خدا بندہ خدمتگذار ۔۔۔ کاں را از لطف کند کامگار

نامِ تو دریا د چو کرد انتظام
نانک آں مردِ خدا نیکنام
۱۴-۷

ہرچہ کردہ ایں ہمہ چون وچرا ۔۔۔ دانیش پیوستہ ہست آں باخدا

در توکّل ہرچہ باشد باش گو ۔۔۔ کردگارِ خویش را بشناخت او

کردۂ قادر بہر کس کامل است ۔۔۔ آنچہ کردہ ہمچناں را شامل است

ہر کہ پیدا کرد بازش[2] در گرفت ۔۔۔ خوش دلی کامل ہماں مرد در گرفت

ہر کرا خود داد فیضِ سرمد است
نانک آں صاحب خرید و واحد است
یعنی بندۂ خدا
۱۴-۸

[1] قلمی نسخہ میں مرشد کے بعد "شد" ندارد ہے P.M.۱۰ ۔ [2] قلمی نسخہ میں "بارش" غلط ہے P.M.

سلوک

جملہ شیون[1] پُرفن است مالکِ دلہاے ما
آنکہ بیادش خُدا نانک آں را فدا

شکستہ را درستی کارساز ہست
ہمہ جاندار را پروردگار ہست

کند اندیشہ جملہ را بخاطر
ازو فارغ نہ کس باطن نہ ظاہر

دلا پیوستہ تو[2] ہر نام می خواں
خدا قادر مقدر خود بخود آں

زخود کردن بہ چیندی میتوانی
اگر صد بار دعوت سحر خوانی

بجز او نیست ہیچت کامگاری
بگو نانک بفکرت نام باری

۱-۱۵

خوبیٔ رویت لقمہ پیندگی
لطف لطف است نیز بندگی

دولت مندی چہ تکبر کنی
تکیہ گہہ حشام کہ برزکنی

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "سیون" ہے [2] P.M. قلمی نسخہ میں "تو" ندارد ہے

بس زشجاعت کہ سخن گویدت
بے سبب از قادر کے جویدت

گر بہ سخاوت قدمت استوار
باید از کرمِ خدا یاد دار

آنکہ ز مرشد[1] زود دشن درِ من
نانک آں مردِ بصحت بدن
۱۵-۲

کاخ از چوب و ستوں قایم است
از کلمۂ مرشد دل دایم است

سنگ بہ کشتی کہ کند آسیا
از یمنِ مقدمِ مرشد شتنا[2]

در شبِ دیجور چو روشن چراغ
ہمتِ مرشد کندت خوش دماغ

گم شدہ در صحرا رہ یافتہ
صحبتِ درویش بدل یافتہ

خاکِ کفِ پائی ز اہلِ خدای
نانک را داد خدا توتیای
۱۵-۳

ای دلِ ناداں چہ زنی سر بسنگ
قسمتِ ازلی رسدت بی درنگ

شادی و غم ہر کہ دہد مر ترا
یادش کن باش ز دیگر جدا

---

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "بو دشن" ہے ۔ [2] P.M. قلمی نسخہ میں "سنا" ہے ۔ "شتنا" بمعنی شنا ور معلوم ہوتا ہے

هرچه کند باش برآں شادماں
بیں که چه چیز است به همراهِ تو

بیخبری ز[1]چه سبب وی بداں
ماندی آلوده به طمع اندرو

یادِ خدا کُن بدل اندر مُدام
نانک باعزّت وخوبی خرام

١٥-٤

غیر ازاں چیست ترا دِلپذیر
ترکِ زنخوت کُن ومغرور دل
محل کُن صحبتِ هم قافله
تحسیں گویند همه آفریں

نامِ خدا صحبتِ درویش گیر
نامِ خدا در دِل خود کُن شغل
ترک کُن از دُنیا پُر قابله
حضرتِ حق رُوی سفیدت همیں

آنکه چُنیں سودا زو دید سود
نانک آں راست فدا از وجُود

١٥-٥

نوشتی پا[2]شُستنِ درویش را
غسل ز خاکِ درِ درویش کُن

کُن به تصدقِ او خویش را
بالائی درویش فدا خویش کُن

۱ـ P.M. قلمی نسخه "درچه" ۲ـ P.M. قلمی نسخه "باشُستن" O.S. سکھمنی صاحب "پاشستن"

صحبتِ درویش زطالع بداں
از ہمہ آسیب ترا نگہباں

صحبتِ درویش خدا را بخواں
وصفِ خدا خوانی شیریں زباں

نامِ خدا ہر کہ یقیں آمدہ
خوشدلی اش نانک ایں آمدہ

۱۵-۶

مردہ را زندہ چو خواہد کند
دولتِ جاویدت دریک نظر
جملہ او دانی او کردگار
ای دلِ من دایم دریا دباش

گرسنہ را قوت تواند دہد
قیمتِ ازلی کندت منحصر
غیرازاں نیست ثانی بکار
روشنیت رای و دل شاد باش

لطف کند نامِ خودش میدہد
نانک آں مردِ صفادل شود

۱۵-۷

دردلِ آنکس کہ یقیں مرشد است
عابد عابد شوندش کونین

باطنش از نامِ خدا ارشد است
نامِ یکی دردلِ خود کرد طرفین

لـ۵۱ P.M. قلمی نسخہ "دل وشاد" S.O.۵ "دل شاد"

راست بجز دار گذارش دُرست
در دل ہمہ راست وگوید حق چُست

ظاہر باحق و باطن نیز شش حق بیں
بگذارش حق وبحق کرد یقیں

نامِ خدا آنکہ بجز و راست بدالست[1]
نانک آں راست بحق باید ہمانشست

۸ - ۱۵

سلوک

حسن نہ تصویر نہ از رنگ خدا فارغ از عنصر است
گردد معلوم بکس نانک از لطفِ خُدا منتشر است

در دلِ خود دار خدا لایزال
ہیچ نہ امّید بر انساں کمال

ہیچکسے نیست مساوی برآں
جُملہ بیشک ویکی ہم ازال

دانا خود بینا خود واحد است
ژرف نگاہ (یعنے تیز نگاہ) بعید و بیداست

بارِ خدا قادر و واسع مجید
کرم کُن از فضل رحیم الرشید

[1] P.M. قلمی نسخہ "بدالست"

اہل خدا شکر گذارش کنند نانک رادل کہ پناہش رود	۱۶-۱

بر آرندہ امید لایق پناہ	ہر آنچہ از عنایت ہمہ او براہ
تہی پُر بیک چشم برہم کند	نہ کس مصلحت او فراہم کند
بخوش شادمانی ہمیشہ ہموں	ہمہ چیز دارد بخانہ درون
خلافت شہنشاہ عرف عارف است	ریاضت ریاضی حرف صارف است

بر آں یاد[1] دریاد عارف خوش است بآں مردِ نانک توہم کش است	۱۶-۲

قدرت آں را نکند کس بیاں	جملہ ملایک شدہ حیراں در آں
پسر چہ داند ز تولدِ پدر	جملہ فرسفتہ برشتہ قدر
عرف خدای بخرد کامل است	بندہ با نام خدا شامل است
جملہ موجود موالید ساخت	آمد شد زادن و مردن نواخت

---

[1] P.M. قلمی نسخہ "بر آباد"۔ S.O. سکھمنی صاحب کے مطابق "بر آں یاد" صحیح معلوم ہوتا ہے۔

۱۶-۳	پست بلندی ہمہ جا ہا وُرود نانک بر ہر کہ نماید نمُود	

گوناگوں کرد لباس از وجود بارِ خدا مجی و یک بیشمار آگہی آمود بجملہ جہاں قدرت خود راست بپرداختہ		گوناگوں صورتِ الواں فزود گوناگوں کردہ ایں پہن وار گوناگوں کردہ فکرتِ عیاں گوناگوں حکمتِ او ساختہ

۱۶-۴	جملۂ دِل دولت و جملہ مقام زندگی نانک از یادِ نام	

نامش پرداخت زمین آسماں نامش پرداختہ زیرک تمام نامش پرداختہ پاک و ناک نامش پرداختہ گوش از کلام		نامش پرداختہ جملہ جہاں نامش پرداختہ آیت کلام نامش پرداختہ عرش و سمک نامش پرداختہ عالم تمام

رحم کند نام خودش میدہد نانک از غصہ آں می رہد	۱۶-۵

صورتِ او راست ہمہ جا مقام ساختہ او راست ہمہ از سخن راست فعل کردن خلقت درست راست بکردار صفا در صفا	مردِ خدا راست خلاصہ سلام راست خدا در ہمہ شد مؤتمن بیخ درست است و فرعش است آنکہ بدانست نمودہ خدا

مردِ خدا راست دہندہ سریر نانک از مرشد رہِ راست گیر	۱۶-۶

قالِ حقیقت چو شنیدی ز پیر فہم کند راستی از بی حجاب خویش درست است درست آفریں خلق از و گشت و او کردگار	صادق آنست دلش در پذیر یاد کند نام شود مستجاب خویش بداند[1] خود را بہ ایں غیر نداند کہ کند آں چہ[2] کار

[1] R.H. قلمی نسخہ "نداند" O.S. سکھمنی صاحب "بداند" [2] قلمی نسخہ میں "چہ" ندارد ہے ؛

قدرت از خالق داند سرشت
نانک برحسب تقاضا گذشت

۷ - ۱۶

آنکه ز بندگان دیدہ بازست باز
طالب از بار خدا راکہ شد
آنکہ تراشیدہ محنت والم
بندہ در بندگیش بخت مند

آنکہ بہ بیند کسی باز بگوید براز
قول ز مرشد سخن آراکہ شد
صحبت او یافت نجات ازکرم
بندہ در بندگیش یک پسند

وصفِ خدا کردہ ترنم مدام
نانک از مرشد بردہ مرام

۸ - ۱۶

سلوک

اوّل راست است و آخر ہماں ہم راست خواہد شد آں
نانک مردہ زندہ جہاں خام تر است خام داں

راست قدم راست پرستش کند
راست بہ قالست و بینندہ[1] راست
راست خود او راست ہمہ راست براست
راست بگو راست بگو راست گو

راست پرستد و پرستش کند
راست پرستش و پرستندہ راست
راست بر ہنر خویش ہنرمند گشت
راست[2] شود راست شود راست شو

آنکہ بدانندہ ہمہ راست است
نانک آں راست خدا راست است

۱۷-۱

صورت او راست بدل برگزید
آنکہ بدل معتقد از ذوالجلال
آنکس از بیم کہ بے بیم ماند
چیزی از چیزی نمودہ درست

کن بکند آنکہ ہمہ راست شنید
صورت معنی بدلش لایزال
شامل در کار بخود خود رساند
آنرا از چیز دگر کس نگفت

داند دانندہ ایں راہ بے شک[3]
نانک بابا خدا گشت یک

۱۷-۲

۱؎ P.M. قلمی نسخہ میں "بیندہ" ہے ۲؎ یہ مصرعہ اس طرح صحیح معلوم ہوتا ہے۔ راست شنو راست شنو راست شنو ۳؎ P.M. قلمی نسخہ "بہ شک"

صاحب را بندۂ فرماں پذیر
صاحب را بندہ پرستش گزیر

صاحب را بندہ دار دیقیں
صاحب را بندہ صاف است دیں
یعنے بندۂ صاحب را دین صاف است

صاحب را بندہ ندارد فرق
صاحب را بندہ با نام حق

بندہ را صاحب پروردگار
بندہ را صاحب دارد وقار

بندہ آن است کہ لطفش وراد
نانک آں بندہ ہردم بیاد
۱۷-۳

خویشتن از بندۂ خود پردہ دار
خویش کند بندۂ خود را دقار

خویش کند بندہ را کامراں
خویش کند بندہ را نام خواں

خویش کند بندۂ خود را عزیز
قدرت اورا نکند کس تمیز

بندۂ حق را نتواں کس رسید
بندۂ حق سر بہ بلندی کشید

آں کس را خویش بخدمت گرفت
نانک آں بندہ ہردم شگفت
۱۷-۴

مورچه از قوّت و قدرت کمال
لشکرِ جرّار کند پائمال

جانِ کسی را نه برآرد خودش
دارد آں را به پناهِ خودش

آدم هر چند بزند[1] دست و پای
هیچ نداند و نه کردن سزای[2]

اوست نگهباں نه کشنده دگر
جمله جاں دار نگهبان شمر

جانِ من ایں غمِ تو چرا میکنی
یاد کن نانک حق آں غنی

۱۷ - ۵

هر دم هر بار خدا یاد کن
شربتِ شوقش خور و دلشاد کن

هر که ز مرشد گهرِ نام یافت
غیر ازاں نام بدیگر نیافت (تافت)

تحسین بر نامِ همه زینتِ اوست
شادی بانام که هم صحبتِ اوست

شربتِ نامش که هر آنکس چشید
جان و تن ایں جمله بنامش رسید

خیزد بانام نشستن بنام
نانک این است مرادُ السلام

۱۷ - ۶

۱ P.M. قلمی نسخه "برند" ۲ O.S. سکھمنی صاحب بزند ۳ P.M قلمی نسخه "سرای" O.S. سزای

آنکه خدا یاد کند صبح و شام — بارِ خدایش برساند بکام

خدمت حق را کند از جان و دل — بارِ خدا هست باو مشتمل

آنچه شده از شدنی داندش — حکم خدا خویش همه خواندش

گویم از خوبیٔ او را کدام — یک نتوان گفت ز خوبی تمام

بارِ خدائی که همیشه حضور

نانک گوید که همان مردِ نور

۱۷-۷

ای دلِ من گیر پناهش[1] مدام — این دل و جان خویش بده[2] لاکلام

دل که درو حکم خدا نازل است — آن کس از جمله جهان کامل است

شادی آئین پناهش روی — بنده از و جمله همه جا شوی

این همه دانائی دیگر گذار — خدمتِ آن مردِ خدا را برآر

آمد و رفتن نشود از تو هم

نانک آن را که پرستی قدم

۱۷-۸

[1] P.M. قلمی نسخہ "بنامش" O.S. سکھمی صاحب "پناہش" [2] P.M. قلمی نسخہ "مدہ" O.S. سکھمی صاحب "بدہ"

سلوک

راست خدا را شناخت مُرشد آں راست داں
یادِ ہمانست نجات نانک وصفش بخواں

مُرشد تحقیق ہمہ نگہباں — بندہ را مُرشد۱ مہرباں
مُرشد تحقیق خرد رو یدت — مُرشد از نامِ خدا گو یدت
مُرشد تحقیق زبندت خلاص — از بد دُور است مرید اختصاص
مُرشد از خوبی نامت دہد — طالع مند۲ی است مُرید ار شود

مُرشد تحقیق مرید اں دُرست کار
نانک شو داخلاق مُرشد ہزار بار

۱ - ۱۸

خانہ مُرشد چو بماند مُرید
یعنے در خانہ مُرشد
خود راند نماید در ہیچ کار

مُرشد را حکم باید کشید
یعنے حکم مُرشد را
بارِ خدا در دِل دایم قدار

۱؎ P.M. قلمی نسخہ میں "شُد" نہ دارد ہے ۲؎ P.M. قلمی نسخہ میں "مند لعت" ہے

سر بنہد مرشد را بر قدم ۔۔۔ کار شود ساختہ آں دمبدم
خدمت بے مطلب عندالرضا ۔۔۔ آں را ہم گردد واصل خدا

خود بکند لطف و کرم بر مرید
نانک آں مرشد را برگزید

۱۸-۲

از ہمہ سو مرشد را دل نشاں ۔۔۔ آگہ از سرِّ خدائی است آں
مرشد بتحقیق بدل نامِ دوست ۔۔۔ گشتہ بہر بار فدا نامِ دوست
مجمل خوبی است و جاں آفریں ۔۔۔ روز و شب یارِ خدا دلنشیں
مونس جاں حق و حق باز[1] داں ۔۔۔ واحد خود نیست بدیگر نشاں

نیست بدانائی آنجا گذر
نانک آں مرشدِ طالع شمر

صحبتِ گفتار دہد نام را ۔۔۔ حضرتِ حق یافت فرجام را
بہرہ ز دیدار بخدمت شفیق ۔۔۔ شرف قدم کرد میسر طریق

[1] P.M. قلمی نسخہ "بار"، S.O. سکھمنی صاحب "باز" زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

سخن شنو گوشش بکن باش سیر — خاطرِ جمعیت و دل صبر گیر
مرشدِ کامل چو بگوید سخن — شربتِ دیدار سکونت لطن

آنکہ نہایت نتواں کرد یاد
نانک او خواہد دیدار داد

۱۸-۴

وصفِ تو بسیار زبانست یک — شاہ بتحقیق بہ کامل نہ شک
ہیچ سخنداں بہ سخن رہ نبرد — غالب مغلوب خدا را شمرد
بار خدا بے چوں مسرور ساز — قیمت آں را نہ کسی یافت باز
عرض گہ بندگیش صبح و شام — مقدمِ دل خویش بادش مدام

گشت فدا مرشدِ خود را ز جان
نانک مرشد کہ طفیلش ہماں

۱۸-۵

شربتِ شوقش بوصالت رساد — باید کن نوشش بجاں ہر چہ باد
مردِ خدا نقص نہ در ہیچ جا — کاں را دل دادہ روشن خدا

P.M. کے قلمی نسخہ "یاد" O.S. سیکھنی صاحب "باز" صحیح ہے

دائم کن یاد تو رحمان را ما و من از صحبت آلودگی است	صدق بیآموز مریدان را در دلِ خود دار خود آسودگی است

تیره درون باد چراغش ز نور
نانک از دردِ طمع باد دور

۱۸ - ۶

تابشِ گرمی تو بسردی رسد رنج و الم دور ز عمرت تمام بیم رود بی غم دایم شود لطف کند آنکه ترا مالک است	شاد شود درد نه هیچ آورد کامل مرشد چو دلیلت بکام جمله آزار ز جان تن رود نامِ خدا گیر دگر ذالک است

آمد شد ماند و شد پرده پوش
نانک مسموع خدا را بگوش

۱۸ - ۷

آنکه ز بیچون و هم چون چراست بازی خود کرد ربوبیتش	گشت فریبنده ز قدرت خداست قدرت خود بین ز الوهیتش

غیرِ خدا دیگر ثانی نہ کس
در ہمہ ہا اوست بجاں زن و مرد

واحد در ظاہر و باطن و بس
صحبتِ درویش پدیدار کرد

ساختگی دُنیا از سازِ اد
نانک ہر بار خدا راز اد

۱۸ - ۸

سلوک

ہمرہ رود نہ ہیچ بجُز نام جُملہ باد
نامِ خدا بیاب تو نانک ہمیشہ شاد

فکر کُن از اہلِ دلاں ہوشدار
غیرِ ہمہ را تو فراموش کُن
گرد کند آنکہ نہ یادش کنی
جمع کُن ایں مایہ شوی مایہ دار

واحد را یاد کُن از جاں قرار
قدم مبارک بدل آغوش کُن
ضبطِ خدا نام بہ دلکش کنی
روشنیٔ عقل بہ دل پایدار

داری امید یک اندر ضمیر
نانک آں را ز غم آزاد گیر

۱-۱۹

دولت را تابی بطرفِ ہر چہار
خواہی آرام تو گر پایدار
کار کنی نیک بخوبیٔ خویش
دارُو ہرچند نمرضت[۲] رود

دولت آں خدمتِ پروردگار
صحبتِ درویش خوشی بیشمار
خوبی از نامِ خدا بیش بیش
مرض رود دارُو نامت شود

نامِ خدا در ہمہ نعمت نعیم
نانک کن یادِ تو حضرتِ کریم

۲-۱۹

در دلِ خود دار خدا را مدام
ہیچ نہ آسیب بآں میرسد
نامِ خدا را تو بہر حال گو
بیم رود کامل گردد امید

سرگرداں ششدر گیرد مقام
در دلِ او نامِ خدا میرسد
یادِ خدا ذکر ہمیشہ شنو
خدمت کن تا تو شود دل سفید
یعنے دل تو سفید شود

۱ P.M. قلمی نسخہ میں "تنگ" ہے ۲ P.M. قلمی نسخہ میں "بمرضت" ہے جو غلط ہے ۔

قایم می باش مقامت درست
نانک گوید ملک الموت سست

۱۹-۳

مردِ خدا گوید حق در کلام
آمد رفتن نہ شود نام گیہ
گوہر اجسام تو گردد قبول
خواہی ہر چند نہ گردی رہا

زاد بمیرد ہمہ خام است خام
خود را پرہیز اماں خواہ پیر[1]
یادِ خدا کردن داری وصول
رایت[2] ہم مصحف قولِ خدا

در دلِ خود خدمت حق را پذیر
نانک برحسبِ مرادات گیر

۱۹-۴

ہمرہِ تو ہیچ رود نہ زمال
مخلص بی پسر برادر نہ جفت
اوج خلافت و زر بقیاس
اسپ دِگر فیل عدا بہ چہ سود

احمق دل تو کہ چہ داری خیال
آخر گوئی تو کجا کس نہفت
آخر گوئی ز چہ گردی خلاص
باطل این است ہمہ وانمود

۱ P.M. قلمی نسخہ میں "پیر" ہے ۲ P.M. قلمی نسخہ "زابیت" D.S. سکھمنی صاحب "رایت"

۱۹-۵

هرکس که عطا کرد ندانست یاد
نانک از نامِ خدا سُرخرو باد[1]

وعظ ز مُرشد بشنوای جواں
خدمتِ حق کردن ای جانِ من
شرف قدم دار بدل اندرون
یادکند خود به دگر رهنمای

بے خدمت باد بہر دو جہاں
آنکه شود پاک ترا جان و تن
روشنیٔ وجہ تو گردد فزوں
گفت شنیدن به نہایت خدای

۱۹-۶

راست شوی خاص خدا نام گیر
نانک را وصف رویه پذیر ؟

وصف بخوانی بشوی پاک تن
بے غم باشی بخوشی دائما
بگذر از بُخردی[2] جملہ زرنج
مایہ خدا راست به سوداگری

ما وهی دور و تلخی سخن
صد دم خوانی که تو اسم خدا
صحبتِ درویش زحق یاب گنج
منفعت اینجا و بحضرت بری

[1] قلمی نسخہ میں "باد" رہ گیا ہے O.M.
[2] قلمی نسخہ بیخردی P.M. ۔ سکھمنی صاحب بخردی P.M.

جُملہ را بیک بیند اگر
نانک گو آں را بیشک دگر

۱۹-۷

یاد یکے وصف یکی را بکن
وصف یکی را ہزاراں کنی
نام یکی کام یکی یک خدای
گوناگوں حکمت از یک شدہ

ذکرِ یکی در دل یک کُن وطن
ذکر یکے از تن و از جاں کنی
کامل مکمول شدہ خود خدای
یاد یکی کُن ز خطا حک شدہ

درِ دل جان است یکی مُشتمل
مُرشد شُد ہادی نانک بدل

۱۹-۸

سلوک

افتاں رسیدم بر درت باری فتادم در پناہ
نانک خُدارا عرض ایں در زمرۂ عابد بخواہ

لہ P.M. قلمی نسخہ میں "جنیک" ہے جو غلط ہے ۔

آنکه طلب گارِ خدا خواسته — نام بده لطف کُن آراسته

خواستن از اہل دلان خاکپائی — حسب مُرادات مرا از خدای

ہر دم ہر بار خدا نام خواں — دایم پیوسته خُدا یاد داں

شرف قدم را به محبت صمیم — کرد عبادات خُدا الرحیم

گیر پناہش و نیک انتظام
نانک درخواست خدا نام کام

١-٢٠

منظورِ خدا بُودن خوشدل بسی — دیدارِ خدا یافت به تنها کسی

ہر که جسد سیر شد از اشتہای — قایم آں مرد نه لرزد زجای

کرد محبّت بخُدا معتدل — صحبتِ درویش پذیرد بدل

گیر پناہش زہمه دُور شو — روشن دِل روز بشادی برو

طالع مندی است خدا خواندگاں
که آں - آنکه
نانک با نامِ خُدا شادماں

٢-٢٠

نیّتِ عابد بہ کمال آمدہ	وعظ ز مرشد چو زلال آمدہ
لطفِ خدا باد بہر کس نزول	بندہ را کرد ہمیشہ قبول
بندش ببرید و آزاد کرد	ورد زمین و نز عرش یاد کرد
حاصلِ خواہش بامانی[۱] امال	کامل پیوستہ واہب تعال

از ہر کس بود با کرام خواند
نانک چوں عابد با نام ماند
۲۰-۳

چوں[۲] شود از دل کہ نہ ضائع محن	چوں شود از دل کہ پذیرد سخن
چوں شود از دل کہ دہد جملہ چیز	چوں شود از دل کہ بجاں زندہ[۳] نیز
چوں شود از دل کہ ز آتش رہاند	دولتِ مرشد کہ کسی راز خواند
چوں شود از دل کہ برآرد ز نار	آں کس نشکستہ پیوند کار

مرشد کامل چو بدانش رساند
خود بخدا نانک خود را رساند
۲۰-۴

۱ P.M. قلمی نسخہ امانی - S.S. سکھمنی صاحب بامانی ۲ P.M. قلمی نسخہ میں چاروں شعروں میں "خوں شد" ہے ۳ P.M. قلمی نسخہ "پیر"

کارہمیں است بہ محنت پذیر — بگذر از غیر یکے نام گیر

یادِ خدا یادِ خدا یاد بہ — خود بکند یاد دگر نام دِہ

خدمت گاری بجہاں کردنت — بخدمت خاک شود ایں تنت

جملہ مسرور و شادی زنام — غرق[1] تواں یابد تکیہ تمام

جملہ آزار شود دور ازو

نانک با نامِ خدا وصف گو — ۲۰-۵

دوستی اخلاص مصمم یقیں — ہست بدل وجاں فوایدہیں

چشم شود سیر بدیدار جفت — شستنِ[2] پا عارف گل دل شگفت

عارف مردی است بدل وجانِ یکی — تنہا کس یافت ازیں اندکے

چیز یکے بخشش ز لطفِ صمیم — نام کنی یاد ز مرشد رحیم

وصفش در گفتن نیاید ربوط

نانک ماندہ است بہ جملہ خلوط — ۲۰-۶

[1] P.M. قلمی نسخہ "غرق" ہے۔ S.O. سکھمنی صاحب "غرق" [2] R.H. قلمی نسخہ میں "پا" غلط ہے

باری فیاض غریباں نواز
بیکس راکس بہ محبان حبیب
اوّل کامل کہ کند کردگار
ہر کہ کند یاد شود پاک تن

عابد نزدیک شد آں کارساز
باغِ جہاں را خود مست عندلیب
عابد را بندگیش جاں قرار
از[1] دل و جاں حُبّ عبادت بکن

ما کہ بدانیم کینہ خصال
نانک درحفظِ تو حافظ تعال
۲۰-۷

معرفت از موجب خورسندگی است
سلطنت از دولت دار و فضل[2]
خوردن بسیار کند دِل حرام
خوبیٔ کردار برین است جمال

یک لمحہ یادِ خدا بندگی است
نامِ خدا را چو حکایت بدل
وردِ زباں نامِ خدا مستدام
دَر دلِ خود قول ز مرشد کمال

صحبتِ درویش خدا ور دگیر
نانک درجملہ شادی پذیر
۲۰-۸

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "ز" ہے۔ [2] P.M. قلمی نسخہ "فضل" O.S. فضل صحیح ہے۔

سلوک

چون بیچون نشان عدم وجودش از خویش
کردہ خود نانک خود ہست خدا خود بہ پیش

ہرگاہ نشان نہ ہیچ منظور — این ذنب[1] و ثواب بود زین دور
ہرگاہ زکائنات معدوم — این ضد و عداوتش نہ معلوم
ہرگاہ نشان این نہ آثار — آنگاہ بشادی است آزار
ہرگاہ بخویش خود خدا بود — وانگاہ نہ جیب[2] آشنا بود

بازیچہ خود خود کرد نمودار
نانک دیگر نہ کرد این کار

۲۱-۱

ہرگاہ خدا از خود مبرا بودہ است — آنگاہ نہ بندِ نجاست[3] بودہ است
ہرگاہ احد خدا لطیف است — بے[4] بردہ بخلد کی حریف است

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "ذیب" غلط ہے [2] P.M. قلمی نسخہ میں جیب غلط ہے [3] P.M. قلمی نسخہ میں "نجابت" غلط ہے [4] P.M. قلمی نسخہ میں "بے بردہ" ہے

ہرگاہ زبیچگون است خودکار
آنگاہ نمود نے زلبس مار

ہرگاہ خدا بخود مصفّا
آنگاہ نہ بیم نے ہراسا

خود بازی خود کند بازی
نانک صاحب بکار[۱] سازی
۲-۲۱

ہرگاہ می خدا بخود داشت
آنگاہ نہ مُرد زندہ انگاشت

ہرگاہ بکمال خود خدا بُود
آنگاہ نہ ترس نزع[۲] ما بُود

ہرگاہ مجید حق واحد
آنگاہ نہ راحم است شاہد

ہرگاہ کسی خدا و غایب
آنگاہ زبندِ جُملہ طایب

ہرگاہ خودش بخود بدلعیت
نانک خود ساخت خود ودلعیت
۳-۲۱

ہرگاہ کمال طیب و کامل
آنگاہ بغل و غش شامل

ہرگاہ زبیچگوں چرا چوں
نے عزت[۳] خواری است گردوں

---

۱ قلمی نسخہ P.M. میں "بے کار" غلط ہے
۲ P.M. قلمی نسخہ میں "تریع تو" غلط ہے
۳ P.M. قلمی نسخہ میں "تیے عزت" غلط ہے

هرگاه کمال پاک وشش[1] بود — آنگاه نہ بیم ہول کس بود
هرگاه بہ نور حسن گیراست — آنگاه نہ اشتہا نہ سیراست

این کردہ کنند سازگار است[2]
نانک را کردگار بی شمار است
۲۱-۴

هرگاه جمال خویش ہنمود — آن گاه نہ مادر و پدر بود
هرگاه بجبلہ[3] خویش داند — آن گاه کتب علم کہ خواند
هرگاه خدا بخویش خود ساخت — از فال بہ نیک و بد کہ بشناخت
هرگاه خودش بلند خود بوم — آنگاه نہ خادم[4] است و مخدوم

بینندہ ز دیدن است رنجور
نانک خود کردہ خویش مشہور
۲۱-۵

هرگاه نہ ہول و بیم دمساز — آنجا بہ کسی نہ گشت ہمراز
خود را بخودش ہمیشہ تسلیم — از عنصریت و خلق تعظیم

[1] P.M. قلمی نسخہ میں پاک دس ہے شاید پاک دش یا پاک رس ہو [2] قلمی نسخہ میں دونو مصرعوں میں "است" ندارد ہے [3] P.M. قلمی نسخہ "بجد" O.S. بجلہ
[4] P.M. قلمی نسخہ میں "جادم" ہے۔ O.S. سکھمنی صاحب خادم

ہرگاہ احد یکی یک آمد — آنگاہ نہ فکر کس درآمد
ہرگاہ بخویش خود بخود گفت — آنگاہ کہ گفت و کہ بشنفت

گوناگوں از بلند و بالا
نانک خود را بخود وصالا
۲۱-۶

ہرگاہ خدا از خود نمود است — از عنصر ساخت ایں وجود است
از ذنب و ثواب و بیم و امید — کس دوزخ کس بہشت را قید
در دنیا مثال حرص خلخال[۱] — از ما و منی خواص اشکال
از شادی و غم عزیز خوار است — از گوناگوں سخن گذار است

ایں بازی خود بخود نمود است
نانک چوں بازی برد احد بود است
۲۱-۷

آنجا کہ عبادت است معبود — آنجا واسع بعارفاں بود
خود صاحب اینکہ ہر دو حصہ — ایں بازی[۲] او از وست قصہ

۱؎ P.M. قلمی نسخہ میں خلخال ہے۔ D.S. سکھنی صاحب کے مطابق "خیخال" اصل لفظ ہے۔ ۲؎ P.M. قلمی نسخہ میں "تازی" O.S. سکھنی صاحب "بازی"

خودساخت ایں ہمہ عجائب — خود با ہمہ خویش نیز طایب[1]

آں را کہ دہد ز نام خود کام — دیگر را کند ز رنج در دام

کس را ز حساب او نہ سنجید
درگفتۂ نانک آں نہ گنجید

۸ — ۲۱

سلوک

جان و جاندار توئی زیبا خویش تو باشی بکار
نانک واحد و سیع دیگر را نیست بار

خود متکلم[2] خود ہم سامع است — واحد خود جملہ خود جامع[3] است

آنچہ کہ او ساخت زرہِ کائنات — ساختہ خود کرد بجود و اصلات

زو کسے[4] جدا نیست دیگر رسید — جملہ جہاں رشتہ خود در کشید

ہر کس را بار خدا نور تافت — روشنیٔ نام ہماں مرد یافت

---

[1] یہاں غالباً "غائب" ہوگا [2] P.M. قلمی نسخہ "عامع" غلط ہے [3] P.M. قلمی نسخہ "خذا"۔ [4] O.S. سکھمنی صاحب "جُدا" صحیح ہے۔

۲۲-۱

آنکہ بیک بیند عارف ہماں
نانک آں جملہ جاں را جاں

جان و جاندار ہمہ دست او
کس نہ کشد[1] کآں را حافظ توئی
ترک از و کردہ کجا میروی
جان و جاناں بدست قضاست

بیکس را کس بود و ہست او
مردہ بود آنکہ فرامش توئی
بر جملہ آن است یکی نے دوئی
ظاہر و باطن بتو[2] ہمرہ شماست

۲۲-۲

مایۂ خوبی است و غایب براں
نانک پیوستہ خدا یاد آں

کامل بہ کمال است لطیف الکریم
قدرت خود را خود داند عمل
پرورش گوناگوں جان کند
ہرکس را خواہد دہش وصال

بر ہماں کس باشد رحمان رحیم
صورت او معنی او مشتمل
آں کہ سرشت است بخود آں کند
عابد معبود خدا ذوالجلال

---

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "کند"۔ O.S. سکھمنی صاحب "کشد"
[2] P.M. قلمی نسخہ میں "بتو"۔ O.S. سکھمنی صاحب "او"

هر که یقین در دلِ خود داندش
نانک یک مبدع را خواندش
۲۲-۳

هرکس بپوست خدا را بود
بنده را بندگیش آمده
برتر ازین نیست دگر امتیاز
گردد آزاد ز بند ا[۲]رشداست

آں را امید بجا[۱] می رود
حکم خدا یافت ہماں آمده
در دلِ خود وارد آں کارساز
شادی در شرف قدم مرشد است

شادی اینجاست و بعالم تعال
نانک خود بار خدا را وصال
۲۲-۴

صحبتِ درویش شده شادماں
نامِ خدا گرداں برخود شریف
وصفِ خدا شربتِ متکلم است
آنکه شب و روز مقرب خداست

وصفِ خدا خواند خرم دلِ آں
گردد کمیاب وجودت لطیف
خاصه جانت[۳] بہیں سالم است
دور ز بیخرد ضلالت رباست

[۱] P.M قلمی نسخہ "بجانے" S.O سکھمنی صاحب "بجا می رود" [۲] P.M قلمی نسخہ "اشدہ" [۳] P.M قلمی نسخہ "جائب"

	در دِلِ خود جای دِه این قال را نانک برحسبِ مراد است تُرا	۵-۲۲

هر دو جهان گیر داز حق بنام	بار خدا در دِل کُن والسلام
کامل مُرشد که هدایت کمال	در دِل کُن کردهٔ اوراست حال
در دل و جان ذکر کسی از خدای	درد و غم از خاطرِ تو مے رُبای
در دل و جان آنکه خدا آرتش	درد و غم از خاطر بردار تیش

	نکته سیکے دار بدل اندرُوں نانک از آمد رفتن بروں	۶-۲۲

بے اوکس دُور[۱] دِگر می رود	باشی پا پیدار بیادار شود
بے غمی با تُست هَوَل[۲] از قصاص	بارِ خدا لطف کند جاں خلاص
آنکه خدا خواست الم نایدش	نام خدا یاد بخوش دار دِش
هیچ نه اندیشه ماند نه کبر	کس نتواند رسد آنجا به جبر

[۱] P.M. قلمی نسخہ میں "دُور" نہیں ہے [۲] P.M. قلمی نسخہ "بہ ہول"

بر سرِ تو مرشدِ کامل قیام
نانک زاں گشتہ کارت تمام

کامل خرداست نظرِ رحمتش
شرف قدم او کہ نہایت عجوب
تحسیں برخادمِ خدمت قبول
در دل ہرکس شود آں بہرہ مند

دیدنِ دیدار رود زحمتش
میوۂ مقصود ز دیدارِ خوب
محرم آں کامل دارد اصول
ہرگز نزدیکش نآید گزند

زندگیش یافت حیاتِ مدام
نانک درصحبتِ درویش کام

۲۲-۸

سلوک

کحلِ بصارت کہ داد مرشدِ کامل تُرا بہرِ تو شد توتیا
یارِ خدا لطف ساخت صحبتِ درویش یافت نانک نامِ خدا

قلمی نسخہ میں 'رحمت' غلط ہے P.M.d

صحبت درویش بدیدن خدا — نام خدا باشد شربت غذا

باطنش از جمله آرامیدن است — گوناگون رنگ ازو دیدن است

دولت جاوید خدا راست نام — باطن آرام ازو یافت کام

هاتف از غیب سروشت دهد — گفتن نتوان که بگوشت دهد

هر کس دیداست بخود وانمود

نانک آن مرد خبردار بود

۲۳-۱

ظاهر آن است باطن همان — مانده در هر دل موجود آن

از عرش و کرسی بین الارض — جمله جهان راست کمال الغرض

در دل و جان است محبت خدا — آنچه که خواهد شد آن رهنما

آب و هوا آتش و خاک است این — اربعه عنصر بهمه طرف بین

فارغ ازو نیست ترا هیچ جای

از یمن مرشد نانک خدای

۲۳-۲

در کلام الله و قال از بنگری از کلام الله هر کس در کلام این همه بازی ازاں بازیگر است این همه جانست فروغش ز نور	در کواکب ماه و خور یک بشمری خود نگوید هیچ گاهی یک پیام هرگز آں مطبوع فی از دیگر است کامل مانده است به نزدیک دور

از زمین مرشد شک[ل] دور باد
نانک از جان و تن این اعتقاد
۲۳-۳

مرد خدا جمله یک بین شده است مرد خدا را بشنو خوش سخن هر کس دانست همیں گویدش هرکه بود آں را خوش میکند	مرد خدا در دل ایماں درست با جمله نام خدا در چمن راست سخن اہل دلاں جویدش کرده کننده است خدا می کند

باطن آن است و ظاهر همان
نانک محتاج بدیدار آں
۲۳-۴

ل P.N. قلمی نسخه نیک S.O. سکھمنی صاحب "شک"

ذات درست است در تش صفات[1]
حسب ارادت کرد ایں عرض ہمیں
گوناگوں بازی نشناخت[1] کس
کیست مقرب و کرا گفت دو

ہست از و جملہ ایں کائنات
حسب ارادت شد ایں دا ایں
ہر کہ را خواست کند وصل[2] بس
خود بخود آں باشد با خود سرور

باطن آں کس کہ بخود راہ داد
نانک آں مرد بخود دا شاد

۲۳-۵

جملہ جاندار خودش پرورد
ایں جملہ ریخت ازاں انجمن
بازی خود ساختہ کون و فساد
در جملہ آمدہ[3] از ہمہ جدا

در جملہ چشم خودش بنگرد
وصفِ خودش بشنود از خویشتن
فرماں بردار کند انقیاد
آنچہ کہ کردست بگوید خدا

فرماں ہمی آمد فرماں رود
نانک برحسب ارادت شود

۲۳-۶

[1] P.M. قلمی نسخہ "بشناخت" . S.O. سکھمی صاحب "نشناخت" [2] P.M. قلمی نسخہ "فضل" S.O. سکھمی صاحب "وصل" [3] P.M. قلمی نسخہ "آمدہ" S.O. سکھمی صاحب "آمد"

غیر ازاں نیست کسی را کمال — دیگر کس کیست باین ذو الجلال

فعل نکو خویش چہ نیکو بہ است — خویشتن از باطن خود آگہ است

ساختنش راست بخود راستی — آنجا و اینجا بخودش خواستی

قدرت او را نتواں ہیچ گفت — ثانی گر باشد گوید شُنفت

کردۂ او جملہ مقبولِ ما ست
از یُمن مرشد نانک رواست

۲۳-۷

ہر کہ دانست ہمیشہ بشاد — وصل بخود آنکہ خداوند داد

آنکہ غنی بست[1] غنی سُرخروست — زندہ در یاد و مُردن باوست

تحسین صد رحمت صد آفریں — از یُمنِ اوست جہاں جملہ ایں

آمدنت رفتن این است کار — صحبتِ او نام خدا در دل آر

خویش نجات است نجاتم گذار
نانک آں مرد خدا را چو بار؟

۲۲-۸

[1] P.M.S. قلمی نسخہ "بست" O.S. سکھمنی صاحب "ہست"

سلوک

کامل خدا را یاد کن تا نامِ کامل دانیش

نانک به کامل وارشد[1] از وصفِ کامل خوانیش

گفته از مرشدِ کامل شنید	بارِ خدا باید نزدیک دید
دم بدم از ذکرِ خدا یاد کن	دلِ خود را از غم آزاد کن
گوناگون ترک کن امیدها	خاک طلب پای زمردانِ خدا
بگذر از خویش این غرض[2] دار	صحبتِ درویش ز دوزخ برآر

باید از نامِ خدا کن جمیع

نانک از مرشدِ کامل شفیع

١-٢٤

صحبت بتوکل شاد الصحیح	صحبتِ درویش بنامش فصیح
ترک ز دوزخ که رهای ست جاں	وصفِ خدا آبحیات بخواں

[1] P.M. قلمی نسخه "وارشد"، O.S. سکھمنی صاحب "وارسد" [2] P.M. قلمی نسخه "غرض دار"، O.S. سکھمنی صاحب "عرض دار" [3] P.M. قلمی نسخه "رہا نست" O.S. سکھمنی صاحب "رہائی"

در دل میدار خدا پاک ذات خالق باری ست وهاب الرزّاق		ذات یکی گوناگونش صفات رافع و فتاح علی الاطلاق
	نامش در یاد به تکرار کُن نانک جان راست همین کار کُن	۲-۲۴
قول ز عارف چه نکو آیت است سامع اعمال شود رستگار فیض بخود بهره صحبت دهد آواز الهام رسد باطنش		چون دُرِ مکنون بلا غایت است خویش و مردان دگر رستگار آنکه بدل یاد خدا را کند بشنود و شاد شود خاطرش
	ناصیه احوالش ظاهر خدا ست نانک مفروغ ازان هنماست	
لایق پناهی[1] شنید آمدم مقدم درویش همه خاک بود		لطف کُن ای باری دید آمدم شربت از نام خدایت نمود

[1] P.M. قلمی نسخہ "بے جاہی" O.S. سکھنی صاحب "پناہی" صحیح ہے۔

خدمت کن لطف کند مرشدت
کال آں وقت شود خدمتت

بگذر از دنیا مکارہ رای
نامِ خدا را بزباں می سرای

از یمین مرشد جملہ صفات
نانک بردار بہ مجمل شماست

۲۴-۴

بشنو از وصفِ خدا را مدام
یکدم ہشیار شدہ مستدام

خوشدل بتوکّل از وصف خواں
در دلِ ہر کس کہ شود کامراں

حسب مرادات شود کامیاب
بہتر آں مرد نجات اکتساب

از ہمہ کس یافت عالی مکان
آمد شد نش نشود در جہاں

مایہ خدا نفع بردار دش
نانک آں را کہ نصیب آر دش

۲۴-۵

صحّت[1] و خیرّیتِ اعجاز کس
عقل و تصوّف ہمہ آنجاست بس[2]

قسمت مقسوم خدا قادر است
معنی و اہل است نکو نادر است

[1] P.M. قلمی نسخہ "صحبت" .O.S سکھمنی صاحب "صحت" [2] P.M. قلمی نسخہ "نحس" .O.S سکھمنی صاحب "بس" صحیح ہے

دولت جاویدش گلِ ابتسام — باہمہ کس از ہمہ دُورش مقام
مُحسن تصویر یگانہ خدا — بینا درجملہ یکتا نما

میوۂ مقصود ہماں مرد دید
نانک از مرشد نامش شنید
۲۴-۶

بارِ خدا راکہ کسے یاد کرد — درہمہ جا خود را ارشاد کرد
وَصفِ خدا نام بشکرانہ گفت — مصحف وتشریع[1] نگفت وشنفت
مصلحتِ کار بنام آں قدیر — طاعت از ربّ المعبود گیر
جملہ خطا صحبتِ درویش رفت — کرم خدا بازرہاند ز تفت[2]

صحبتِ کس کرم خدا یافتہ
نانک درحفظش بشتافتہ
۲۴-۷

دِل کہ محبّت بہ شنیدن خداست — نُور خدا در دِلِ او انجلاست
از غم[3] موجود عدم گشت طبیب — ایں تن کم یابش گرد مجیب

[1] P.M. قلمی نسخہ تسریع۔ S.O. سکھبیر صاحب "تشریع"۔ [2] P.M. قلمی نسخہ "نفت"۔ S.O. سکھبیر صاحب "تفت" بمعنی جلنا۔ دوزخ کی آگ مراد ہے
[3] P.M. قلمی نسخہ "درغم" S.O. سکھبیر صاحب "ازغم"

پاک بجوبی و شیریں سخن
دردربا[1] باد و هم غم ربای

نام یکی دردل خود جای کن
نام مبارک که بدل کرد جای

از همه عالی است بجوبی علی
نانک نامش شنوی خوشدلی

۸-۲۴

تمّت

ماه مارچ سنه ۱۹۳۵ء۔ امرتسر

مهرالدین منشی عالم خوشنویس تحریر نمود

---

[1] P.M. قلمی نسخہ "دردنما"۔ S.O. سکھنی صاحب "دردربا" صحیح معلوم ہوتا ہے۔

The Manuscript bears the following note of classification on its fly-leaf:

Recueil de poesies mystiques,
Persan,
Polier 23,
Volume de 55 Feuillete,
16 Aout, 1875.

This indicates that the manuscript is classified under Persian mystic poems, and was numbered 23, among the things received from the collection of Colonel Polier, and that it has 55 leaves, and that it was registered on the 16th of August 1875 in the Library.

Other information concerning the time when Colonel Polier brought it from India which was conveyed by the Librarian verbally to the editor is related elsewhere in this introduction.

The manuscript copy which was brought from Paris is deposited in the Manuscript Section of the Library of the Khalsa College, Amritsar.

Umrao Singh Shergil.

Amritsar,
May, 1935.

Little or no attempt has been made to correct the shortcomings of metre or to improve the defects of syntax which abound in this composition, except where it could be easily done by a slight alteration. To attempt a better rendering would be tantamount to rewriting the whole, which would have destroyed the character of the work which had to be presented as it was written by the translator, except where the manuscript seemed obviously to have been corrupted by the ignorance or carelessness of the copyist.

The publishers are grateful to the National Library of Paris for its consent for the publication of the text.

A facsimile of the certificate of the Librarian of the said Library is reproduced in this edition the translation of which is as follows:—

I the undersigned E. Blochet, Librarian of the department of Manuscripts of the National Library, certify that the Sirdar Umrao Singh Sher-Gil has copied the Diwan of Nanak Shah, from the copy of the National Library, the Manuscript 687 of Supplement Persian.

(Signed) E. Blochet.

could not be ascertained, the doubtful readings have been left in the text and the fact noted in the foot-notes. In the foot-notes P. M. stands for the Paris Manuscript, and O. S. *indicates* the *Original Gurmukhi* text of the *Sukhmani*. It was intended to print the Paris Manuscript with only such alterations of the text as were most obvious and could be made by a slight alteration of the obviously corrupted text, and to indicate the original corrupt readings in the foot-notes; also to leave the doubtful corrupt readings in the text and to indicate in the foot-notes the possible correct readings, which were suggested by the sense of the original Gurmukhi text of the *Sukhmani*. Unfortunately this has been neglected partly through the scribe (who stands for the type-setter in lithographic productions) not following a uniform method. It is to be hoped, however, that this will not interfere much with the value of the text, as here presented, because every change suggested or made has been indicated in the foot-notes.

It will be noticed that in most cases where the corrections have been made or suggested, an attempt has been made to keep to the main outline of the words corrected which could have been mistaken by a careless copyist in reproducing the evidently hurriedly written text of the earlier manuscript from which he was copying the manuscript which is in the Paris Library, and which, as pointed out, is in good *Nastaliq* caligraphy.

The author seems to be somewhat familiar with the terms of Sufi mysticism and Islamic theology in its Arabic phraseology, and the one or two instances in which he has retained the Hindi words are probably due to his not finding a proper equivalent in Persian or Arabic, or it may be due to his preference for a Hindi word which seemed familiar to him.

We need not entertain the idea that a Prince like Dara Shikoh, who like his illustrious ancestor Akbar the Great had a great preference for the study of different religions and who translated such works as '*Upanishads*' into Persian, was instrumental in getting the '*Sukhmani Sahib*' translated into Persian; for had he done so, this work would have been far superior in literary excellence to what it is.

This work, in spite of its palpable defects, has been deemed worthy of publication, not only to preserve it from the hands of oblivion but in appreciation of the devotion which is manifest from the undertaking of the author. And for this reason this early attempt at rendering the religious thought of the Fifth Guru is worth preserving even if a better and later translation were available. Who knows what future research concerning it may reveal as to its author and the time it was composed ?

The misreadings and errors in the Paris manuscript have been duly noted, in most cases in the form of foot-notes or where the correct readings

the ideas inculcated in the original, but whose knowledge of Persian and Arabic consisted more of the vocabularies of these languages than of its grammatical use in the form of Poetical or Prose literature. Whoever he was, he seems to have had a considerable stock of words and phraseology by learning up the concise lexicons of these languages which were current in those days, such as Khalik Bari, etc., and attempted to render the original ideas into Persian with the help of these words without being able always to give them a correct grammatical construction or elegant poetic form.

Can it be that this work was done by a Muslim? It is unlikely, because in that case the author would not be most probably so familiar with the meanings of the original, as the nature of this work shows he certainly was, and at the same time he would not be so unfamiliar with Persian diction.

Only in a few instances the original Hindi words seem to have been retained, such as '*Janjal*' in stanza XXI-7

On the whole the translation, though more or less free, appears to follow the original Gurmukhi text literally rather closely and in spite of the rendering being very free and wide of the original sense in some instances, this dependence of the translator on the original text clearly shows that it was available to him either through his own study or through the explanations of those who helped him.

copy to India, from which the present lithograph edition is printed.

The value of this work seems to me to lie not so much in the correctness of translation or its Persian diction, which on the face of it is rather poor, but the fact that it was an attempt made presumably at an early date in Sikh literary activity to translate one of their important religious works into the Persian language.

The work bears no date of its composition or copying, nor name of the author of this rendering, and unless some manuscript is found in India which can furnish this information, the question of its authorship and chronology must remain a speculation mainly dependent on internal evidence.

It seems to me that this work cannot be ascribed to Bhai Nand Lal, whose known Persian Poetry is of an order far superior to this composition, and for the same reason we cannot ascribe it to the Tenth Guru, the Persian of whose '*Zafarnama*' is of a much higher literary order than this work. It is also difficult to believe that it was undertaken under the supervision of the Tenth Guru and the literary guidance of Bhai Nand Lal, unless the vicissitudes of war somehow prevented its correction and approval by them.

I am, therefore, inclined to think that it is the work of some Sikh devotee, who was well versed in

which resulted in the misreadings in the copy now belonging to the National Library of Paris. This fact is evident from the nature of this manuscript which contains such palpable errors as the name 'Nanak,' which occurs at the end of each stanza, being spelt as 'Nayak' very frequently. This shows that the copyist was probably not aware of the nature of the work he was copying and consequently many small but easily detectable errors crept into this manuscript for this reason also. Fortunately almost all of these errors, which sometimes consist of a dot being wrongly placed on a Persian letter or being omitted altogether, were not difficult to correct by simply referring to the original Gurmukhi words, the translation of which they purported to be. Thus I hope that very few, if any, mistakes in the restoration of the original reading still remain uncorrected.

As to the history of this manuscript, no more information is available at the National Library than the fact that it was brought by Colonel Polier from India to France at the end of the 18th century and was presented to the National Library of Paris and was catalogued on 16th of August, 1875, under the heading of 'Collection of mystic Poetry, Persian, Polier 23, volume of 55 leaves.'

I returned my rough first draft of this manuscript with my suggested corrections and restorations to the National Library of Paris and sent the fair

FOREWORD.

During my short stay in Paris, in January 1921, I visited the National Library (Bibliotheque Nationale) with the object of finding some manuscript of the Persian *Rubais* of Sarmad Kashani. While looking through the catalogue of manuscripts there, I came upon a manuscript entitled "*Diwan Nanak Shah*", which I got interested in and asked the Librarian to let me have a look at. I copied out a few stanzas from it and returning to India found that it was a sort of a rendering of the Sikh Scripture known as *Sukhmani Sahib.*

I asked my brother Sirdar Sir Sundar Singh Majithia to arrange to get a copy of the whole work, if he thought it of interest to the Sikh Community. But somehow this could not be arranged.

Eight years later, early in 1929, I visited Paris again and decided to make a copy of the "*Diwan Nanak Shah*" myself, which was done in the month of May. This rough but accurately executed copy was subsequently transcribed by me in clear *nastaliq* handwriting, and then collated with the original text of *Sukhmani* in Gurmukhi to ascertain the numerous corrupt readings in the Persian manuscript, which though in a very fine hand is evidently copied from some earlier manuscript in a running or *shikastah* script,

AKAL SAHAI.

DIWAN-I-NANAK SHAH

OR

Persian translation of the Sukhmani

transcribed from the copy in

The Bibliotheque Nationale Library, Paris,

AND PUBLISHED BY

S. Ganda Singh, Research Scholar,

FOR

The Sikh History Research Department,

Khalsa College, Amritsar.

AUGUST 1935.

Printed by Sardar Lakhbir Singh Manager & Printer of
The Wazir-i-Hind Press, Hall Bazar, Amritsar.

DIWAN-I-NANAK SHAH.